جنتی کون
www.KitaboSunnat.com
مُصنّف
حافظ انعام الحق فاروقی
نظر ثانی و تقدیم
ڈاکٹر تفضیل احمد ضیغم

جنتی کون؟

مؤلف:

حافظ انعام الحق فاروقی

نظر ثانی:

ڈاکٹر تفضیل احمد ضیغم

طیبہ قرآن محل
مکہ سنٹر گلی نمبر 5 منشی محلہ امین پور بازار فیصل آباد
041-2624007, 0300-6628021

کتاب ــــــــــــــ جنتی کون؟

تالیف ــــــــــــــ حافظ انعام الحق فاروقی

اشاعت ــــــــــــــ مئی 2017ء

کمپوزنگ ــــــــــــــ محمد قاسم QH Printers Fsd. 0321-6640315

قیمت ــــــــــــــ

حافظ انعام الحق فاروقی 0305-6878251

طیبہ قرآن محل مکہ سنٹر گلی نمبر 5 منشی محلہ امین پور بازار فیصل آباد
041-2624007, 0300-6628021

فہرست

انتساب

اپنے والد محترم کے نام

جن کی دعاؤں اور کاوشوں سے

یہ حقیر

چند اوراق لکھنے کے

قابل ہوا

تقدیم

اس سخی داتا کے گھر میں کون سی کمی ہے، ایک معمولی سائل بھی اس کی نظر میں بھا جائے تو بندے کو نواز دیتا ہے۔ عمر بھر کی پونجی جوڑ کے تب کہیں دنیا میں ایک رہائشی مکان تعمیر ہوتا ہے اور تعمیر کے بعد بھی بندہ ایک مدت ہائے دراز تک اس کی تزئین و آرائش میں لگا رہتا ہے اور اتنی دیر میں سانس کی ڈوری ٹوٹ جاتی ہے، کدھر گئے شاہی قلعہ لاہور کے مکین......؟ وہ محلات جن پر دولتیں اور عمریں صرف ہو گئیں، رات کی تاریکی میں ایسے کھنڈرات لگتے ہیں جہاں مدت سے کوئی آیا نہ گیا ہو وہ راہداریاں جہاں شہزادیوں کے نقرئی قہقہے اور کنیزوں کے نغمے گونجتے تھے، وہاں ویرانیوں نے وحشت کا سماں پیدا کر دیا ہے، دارا و سکندر کے محلات اجڑ گئے، قصر الحمراء کے مکین راہیٔ عدم ہو گئے، سب یہاں سے قبر کی دو گز زمین سے کچھ زیادہ نہ لے جا سکے، بعض کو وہ بھی نصیب نہ ہوئی، جواہرات جڑی خواب گاہوں میں دیباج و ریشم پر سونے والے آج اندھیر کوٹھڑی میں مٹی کے فرش پہ سوئے ہوئے ہیں، جو جہاں سے عمل کی دولت لے گیا، اس نے اپنی قبر کو روشن کر لیا، اور جنت کا راستہ آسان کر لیا۔ آہ کتنی خود فریبی ہے کہ دنیا کا مکان تعمیر کرنے کے لیے انسان دن رات محنت کرتا ہے، اس کی آرائش و زیبائش میں عمر کا ایک حصہ کھپا دیتا ہے، حالانکہ اس پر پچھلے قبضہ کر لیں گے اور جنت کے گھر کے لیے کوئی فکر نہیں کرتا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

مَا رَأَيْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا [1]

"میں نے جہنم سے بھاگنے والے کسی شخص کو سوتے نہیں دیکھا اور نہ ہی جنت کی خواہش رکھنے والے کسی بندے کو (آرام سے) سوتے ہوئے دیکھا۔"

---

[1] حسن، ترمذی، ابواب صفة جهنم، باب منه قصة اخر اهل النار، رقم: ۲۶۰۱

ہر بندے کے لیے دنیا کی عمر محض چند لمحات ہے اور دنیا کی زندگی اللہ تعالیٰ نے ہر بندے کے لیے ایک ہی بار لکھی ہے، یہ تھوڑا سا عرصہ جنت کی تیاری میں جاگنے کا ہے، پھر تو پڑے سوتے ہی رہنا ہے۔

رکھ کے سر تکیے پہ کیوں آرام سے ہے محو خواب
اُٹھ! سنبھل، بیدار ہو اے بندۂ غفلت شعار
جاگنا ہے جاگ اب افلاک کے سائے تلے
پھر حشر تک سوتا رہے گا خاک کے سائے تلے

جنت کی زمین بڑی زرخیز ہے، ذکر و اذکار اور نیک اعمال کے ذریعہ سے اس میں کاشتکاری بہت آسان ہے۔ اور دنیا تو حرص و ہوس کا مرکز ہے، جہاں سے جو بندہ دامن بچا کر لے گیا، اس کا آخرت کے لیے لمبا سفر آسان ہوگیا، یہ دنیا بڑی بے وفا ہے، اس نے بڑے بڑے حسن و جمال کے مالک خاک میں ملا دیے۔ دنیا کی عزتیں اور عہدے عارضی ہیں، ان کو حاصل کر کے بھی بندہ بے چین اور دل گرفتہ رہتا ہے، ساری زندگی خواہشات کے پیچھے بھاگتے بھاگتے بندہ خود ختم ہو جاتا ہے، آرزوئیں ختم نہیں ہوتی، دنیا کی ایک خواہش اگر پوری ہوتی ہے تو دوسری جنم لے لیتی ہے اور حال وہی ہوتا ہے کہ ؎

مدت دراز مانگ کر لائے تھے چار دن
دو آروز میں کٹ گئے دو انتظار میں

وہ بندہ کتنا بدنصیب ہے جس نے دنیا کے پیچھے پڑ کے آخرت کھوٹی کر لی، جس نے کھوٹے سکوں پر ملمع سازی کی چمک سے فریب کھا کے نشانِ منزل کھو دیا۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ کہ جنت جن کا استقبال کرے گی، جو جنت کے دروازوں سے داخل ہوں گے، تو جنت کی رونق دیکھ کر دنیا کی ساری مشقتوں کو بھول جائیں گے، انہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چین و سکون کی دولت مل جائے گی، انہیں جنت سے کبھی نہیں نکالا جائے گا اور نہ ہی محنت مزدوری کرنا پڑے گی۔ انہیں نیچی نگاہوں والی خوبصورت حوریں عطا ہوں گی۔ جو نہ کبھی جھگڑیں گی اور نہ اپنے شوہروں سے ناراض ہوں گی، درختوں کے لمبے ٹھنڈے سائے چشموں کا اچھلتا کودتا پانی

درختوں پر لگے ہوئے پکے پھل خوبصورت حوروں کی رفاقت اور ہمیشہ کی زندگی اور رب تعالیٰ کی رضامندی، یہ سب چیزیں جنت میں داخل ہونے والے کو ملیں گی۔

فاضل مؤلف حافظ انعام الحق فارروقی نے یہ چند اوراق صرف اس امید میں ترتیب دیے ہیں کہ طالبِ جنت کیلئے اس کی راہ آسان ہوجائے۔ اللہ سے دعا ہے کہ ہمیں جنتی لوگوں کا ساتھ عطا کردے اور بروزِ محشر حساب وکتاب کی سختیاں آسان کر کے حوض کوثر سے پیاس بجھانے کیلئے راستہ آسان کردے۔

تفضیل احمد ضیغم

(پرنسپل جامعہ مدنیہ ڈی ٹائپ کالونی فیصل آباد)

۲۸-۱-۲۰۱۷

ایمان و عمل

دین اسلام کو اس کی تمام جزئیات سمیت دل و جان سے تسلیم کر لینا ایمان ہے اور اس کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھال کے کردار پیش کرنا عمل صالح کہلاتا ہے۔ اگر ایمان کی شمع دماغ میں جگمگا رہی ہو اور بندہ نیک اعمال میں بھی مشغول رہے اور زندگی بھر ان چیزوں کو اپنا ساتھی بنائے رکھے تو جنت ایسے بندے کی منتظر رہتی ہے ایمان اور اعمال صالحہ پر جنت کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے کئی مقامات پر کیا ہے، آیات ملاحظہ فرمائیں:

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ۔ ❶

''اور ان لوگوں کو خوشخبری دیجئے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے ان کیلئے ایسے باغ ہوں گے جن میں نہریں بہتی ہونگی''

وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ۔ ❷

''اور جو نیک عمل کرے خواہ مرد ہو یا عورت اور وہ صاحب ایمان بھی ہو، تو ایسے لوگ ہی جنت میں داخل ہوں گے، جہاں انہیں بے حساب روزی دی جائے گی۔''

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۔ ❸

''اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے، ایسے لوگ جنتی ہیں اور وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔''

عمل صالح ہر وہ نیک عمل کہلاتا ہے جس میں دو شرائط پائی جائیں:

(۱) وہ عمل جو سنت کے مطابق ہو۔ (۲) خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہو۔

ان شرطوں میں سے ایک بھی کم ہو تو وہ عمل صالح نہیں رہے گا، دراصل ایمان کا اظہار ہی

---

❶ البقرہ:25

❷ المومن:40

❸ البقرہ:82

نیک عمل کی صورت میں ہوتا ہے جس طرح بجلی کی تاروں میں دوڑنے والی برقی رو سے ٹیوب لائٹ اور قمقمے روشن ہوتے ہیں، اگر برقی رو ختم ہوجائے تو تاریں محض بے فائدہ گچھے بن کے رہ جائیں گی جو نہ کسی مشین کو حرکت دے سکیں گی اور نہ بلب کو روشن کرسکیں گی، بالکل ایسے ہی جسم میں ایمانی حرارت نیک اور روشن اعمال کا باعث بنتی ہے اگر ایمان ہے تو نیک اعمال ہیں اگر ایمان ہی نہ رہے تو صالح اعمال کا وجود بھی ختم ہوجائے یا اعمال ہوں گے بھی تو وہ رفاعی کام کہلائیں گے جنت میں لے جانے کا سبب نہیں بن سکیں گے، پروفیسر ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک رحمۃ اللہ علیہ ایمان اور اعمال صالح کے تعلق کو ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

''قرآن میں جہاں بھی ''ایمان'' کا لفظ آتا ہے اس کے ساتھ ہی ''عمل صالح'' کا لفظ بھی ضرور آتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایمان دعویٰ ہے جبکہ عمل صالح اس کا لازمہ ہے، ایمان کا نتیجہ اور اس کا مظہر ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے آگ جلتی ہے تو دھواں اس کا مظہر ہے۔''

ہمیں دھوئیں سے پتہ چلتا ہے کہ کسی جگہ آگ جل رہی ہے۔ اسی طرح ایمان اور عمل صالح اکٹھے چلتے ہیں۔ اس کو سمجھنے کے لئے کہ ایمان اور عمل صالح کا آپس میں کتنا قریبی رشتہ ہے اور آخر ہر جگہ یہ اکٹھے کیوں آجاتے ہیں۔ ہم ایک آیت پر غور کرتے ہیں جو حج کے بارے میں نازل ہوئی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِينَ ○ [1]

''اللہ کے لئے لوگوں پر یہ فرض ہے کہ وہ اللہ کے گھر کا حج کریں اگر حج کی استطاعت ہو اور جو کفر کرے تو اللہ بھی اہل عالم سے بے نیاز ہے۔''

اب غور کیجئے کہ یہاں 'مَنْ كَفَرَ'' سے کیا مراد ہے؟ یہاں 'مَنْ كَفَر'' سے مراد یہ ہے کہ جو حج کی استطاعت رکھتا ہو اور حج نہ کرے وہ کافر ہے۔ معلوم ہوا کہ اگر حج فرض ہو اور آدمی حج نہ کرے تو ازروئے قرآن وہ کفر اختیار کررہا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ اگر ایمان ہو اور عمل صالح نہ ہو تو ایمان نہیں ہے، کفر ہے۔ حج اسلام کا لازمی جز ہے۔ ہمیں ایمان لانے کے لئے نماز، روزہ، زکوٰۃ اور

[1] آل عمران، آیت: 97

جہاد کے ساتھ ساتھ حج کو بھی عبادت کا لازمی حصہ تسلیم کرنا ضروری ہے ورنہ ایمان نہیں ہوگا۔

اب اگر کوئی ان پانچوں کو مان کر ایمان تو لے آئے مگر ان میں سے کوئی ایک پر بھی جان بوجھ کر عمل نہ کرے جیسے کہ اس آیت میں فرمایا کہ حج کی استطاعت ہو اور حج نہ کرے تو وہ کافر ہے۔ اس سے واضح ہوگیا کہ ایمان کے ساتھ عمل صالح ایسے ہی ہے جیسے زندہ رہنے کے لئے آکسیجن۔ یعنی ایمان اور عمل صالح لازم و ملزوم ہیں۔ اسی لئے ایمان اور عمل صالح ہمیشہ اکٹھے آتے ہیں۔ یعنی اگر ایمان ہو اور اس کے ساتھ عمل صالح بھی ہو تو ایسے لوگوں کے لئے جنت ہے۔ جس میں نہریں ہیں، باغات ہیں اور جنت کی تمام نعمتیں ہیں۔ [1]

ایمان و عمل کے اسی تعلق کو مولانا مودودی رحمۃ اللہ علیہ نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

"قرآن کی رو سے کوئی عمل بھی اس وقت تک عمل صالح نہیں ہو سکتا جب تک اس کی جڑ میں ایمان موجود نہ ہو اور وہ اس ہدایت کی پیروی میں نہ کیا جائے جو اللہ اور اس کے رسول نے دی ہے۔ اسی لئے قرآن مجید میں ہر جگہ عمل صالح سے پہلے ایمان کا ذکر کیا گیا ہے۔

دوسری طرف یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ایمان وہی معتبر اور مفید ہے جس کے صادق ہونے کا ثبوت انسان اپنے عمل سے پیش کرے۔ ورنہ ایمان بلا عمل صالح محض ایک دعویٰ ہے جس کی تردید آدمی خود ہی کر دیتا ہے، جب وہ اس دعوے کے باوجود اللہ اور اس کے رسول کے بتائے ہوئے طریقے سے ہٹ کر چلتا ہے۔ ایمان اور عمل صالح کا تعلق بیج اور درخت کا سا ہے۔ جب تک بیج زمین میں نہ ہو، کوئی درخت پیدا نہیں ہو سکتا، لیکن اگر بیج زمین میں ہو اور کوئی درخت پیدا نہ ہو رہا ہو تو اس کے معنی یہ ہیں کہ بیج زمین میں دفن ہو کر رہ گیا۔ اسی بنا پر قرآن پاک میں جنتی بشارتیں بھی دی گئی ہیں اُنہی لوگوں کو دی گئی ہیں جو ایمان لا کر عمل صالح کریں۔" [2]

اس لئے جنت لے جانے والے اسباب میں پہلا سبب ایمان و عمل ہے باقی تمام راستے جو جنت کی طرف جاتے ہیں ایمان و عمل سے ہو کر گزرتے ہیں۔

❁......❁......❁

---

[1] نور الھدیٰ، پارہ اول، تفسیر سورہ بقرہ، آیت: 35، ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک

[2] تفہیم القرآن، صفحہ 453، جلد 6

تقویٰ اختیار کرنے والے

متقی لوگ جنت میں جائیں گے، متقی وہ ہوتا ہے جس میں تقویٰ کی صفت موجود ہو اور تقویٰ یہ ہے کہ آدمی ہر قسم کی برائی سے اس لئے بچے کہ اللہ ناراض نہ ہو جائے اور نیکی کا ہر کام اس شوق میں کرے کہ اللہ راضی ہو جائے یعنی اللہ کی ناراضگی کے ڈر اور اس کی رضا کے شوق میں اعمال کرنا اور زندگی گزارنا تقویٰ ہے، عام طور پر تقویٰ کا معنی پرہیزگاری کیا جاتا ہے اور پرہیزگاری یہی ہے کہ بندہ گناہوں سے بچتے ہوئے زندگی یوں گزارے کہ ایک ایک قدم پھونک کر رکھے، جن لوگوں میں تقویٰ کی صفت پائی جاتی ہے اللہ تعالیٰ نے بے شمار مقامات پر ان کو جنت کی بشارت دی ہے، چند آیات درج ذیل ہیں:

وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ [1]

"اور جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ان کو گروہ در گروہ جنت کی طرف لے جایا جائے گا، یہاں تک کہ جب اس کے پاس پہنچ جائیں گے اور اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے تو ان کے داروغے ان سے کہیں گے تم پر سلامتی ہو۔ تم بہت اچھے رہے۔ اب اس میں ہمیشہ کے لئے داخل ہو جاؤ۔"

قُلْ أَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِنْ ذَٰلِكُمْ ۚ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَأَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ وَرِضْوَانٌ مِنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ [2]

"(اے پیغمبر! ان سے) کہو کہ بھلا میں تم کو ایسی چیز بتاؤں، جو ان چیزوں سے کہیں اچھی ہو؟ (سنو) جو لوگ پرہیزگار ہیں، ان کے لئے اللہ کے ہاں باغات (بہشت) ہیں، جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور پاکیزہ عورتیں ہیں اور (سب سے بڑھ کر) اللہ کی خوشنودی ہے اور اللہ تعالیٰ

---

[1] الزمر:73

[2] آل عمران:15

اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے۔''

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ط تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ط اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا تِلْكَ عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّعُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ۔ ❶

''جس باغ کا متقیوں سے وعدہ کیا گیا ہے اس کے اوصاف یہ ہیں کہ اس کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں اس کے پھل ہمیشہ (قائم رہنے والے) ہیں اور اس کے سائے بھی، یہ ان لوگوں کا انجام ہے جو متقی ہیں اور کافروں کا انجام دوزخ ہے۔''

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ۔ ❷

''جو پرہیزگار ہیں وہ باغوں اور نعمتوں میں ہوں گے۔''

جنت میں لوگوں کو سب سے زیادہ داخل کرنے والی چیز ہی تقویٰ ہے، جامع ترمذی کی روایت ہے:

سُئِلَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَنْ أَكْثَرِ مَايُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ فَقَالَ تَقْوَى اللهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَسُئِلَ عَنْ أَكْثَرِ مَايُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ فَقَالَ الْفَمُ وَالْفَرَجُ۔ ❸

''رسول اللہ ﷺ سے اس چیز کے بارے میں پوچھا گیا جو لوگوں کو سب سے زیادہ جنت میں داخل کرنے والی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کا تقویٰ اور اچھا اخلاق'' اور آپ ﷺ سے اس چیز کے بارے میں سوال کیا گیا جو لوگوں کو سب سے زیادہ (جہنم کی) آگ میں داخل کرنے والی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''منہ اور شرمگاہ''

متقین کی جس طرح جنت میں عزت افزائی کی جائے گی قرآن حکیم میں ایک مقام پر اللہ تعالیٰ نے اس کا ہلکا سا نقشہ بیان فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

هٰذَا ذِكْرٌ وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ○ جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ

---

❶ الرعد:35

❷ الطور:17

❸ صحیح جامع ترمذی للالبانی، ابواب البر والصلہ، باب ماجاء فی حسن الخلق، رقم:2004

الْاَبْوَابُ ○ مُتَّكِـِٕیْنَ فِیْهَا یَدْعُوْنَ فِیْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِیْرَةٍ وَّشَرَابٍ ○ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ○ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِیَوْمِ الْحِسَابِ ○ [1]

''یہ نصیحت ہے اور پرہیز گاروں کیلئے تو عمدہ مقام ہے۔ ہمیشہ رہنے کے باغ، جن کے دروازے ان کیلئے کھلے ہوں گے۔ ان میں تکئے لگائے بیٹھے ہوں گے اور (کھانے پینے کے لئے) بہت سے میوے اور شراب منگواتے رہیں گے۔ اور ان کے پاس نیچی نگاہ رکھنے والی (اور) ہم عمر (عورتیں) ہوں گی۔ یہ وہ چیزیں ہیں جن کا حساب کے دن کیلئے تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ یہ ہمارا رزق ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا۔''

خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن میں تقویٰ کی صفت پائی جاتی ہے۔ جن کے دل دنیا کی ہر طاقت سے بے خوف ہیں اور ان کے سینوں میں صرف اللہ رب العزت کا ڈر ہے۔ جو انہیں نیکی کی طرف مائل کرتا ہے اور برائی سے روکتا ہے، درحقیقت تقویٰ ہر نیکی اور دانائی کی بنیاد ہے اور جس دل میں اللہ کا ڈر نہیں وہ اخلاقیات کا پردہ چاک کرتے ہوئے ذرہ بھر شرم محسوس نہیں کرے گا۔

❁......❁......❁

[1] سورہ ص، آیات: 49-53

نرم دل لوگ

نرم دلی کا مطلب یہ ہے کہ بندہ ہر کسی سے خندہ پیشانی سے ملے، اپنے بھائی کے احساسات اور رنج وغم کو محسوس کرنے والا ہو، دوسرے کے دکھ درد کو دیکھ کر اس کا اپنا دل درد میں مبتلا ہو جائے اور اسے اس وقت تک چین نہ آئے جب تک مصیبت زدہ کی مدد نہ کر لے صلہ رحمی کرنا اور دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہونا نرم دلی کی علامات ہیں، نرم دلی بندے میں عاجزی کا وصف پیدا کرتی ہے اور عاجزی کرنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے یوں جنت کا وعدہ فرمایا ہے:

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَخْبَتُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ❶

''جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کئے اور اپنے پروردگار کے آگے عاجزی کی یہی صاحب جنت ہیں، ہمیشہ اس میں رہیں گے۔''

احادیثِ مبارکہ میں ہے:

عَنِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ((حُرِّمَ عَلَى النَّارِ كُلُّ لَيِّنٍ، سَهْلٍ قَرِيْبٍ مِّنَ النَّاسِ. ❷

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر وہ شخص جو نرم دل ہے، شریف النفس ہے، منکسر مزاج ہے اور لوگوں سے قریب (یعنی ہر دلعزیز) ہے اس پر جہنم کی آگ حرام ہے۔''

عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ؟)) قَالُوْا: بَلَى، قَالَ ((كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ)) ثُمَّ قَالَ ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ؟)) قَالُوْا: بَلَى! قَالَ ((كُلُّ

---

❶ سورہ ھود، آیت:23

❷ صحیح الجامع الصغیر، للالبانی، الجزء الاول، رقم:3135

عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ))۔ (1)

''حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں بتاؤں جنت میں جانے والے لوگ کون ہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیوں نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر ناتواں، لوگوں کے نزدیک کمزور (لیکن اللہ کے نزدیک اتنا برگزیدہ) اگر (کسی معاملے میں) اللہ کی قسم اٹھالے تو اللہ تعالیٰ اسے سچا کر دے۔'' پھر فرمایا: ''کیا تمہیں جہنم میں جانے والے لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ''کیوں نہیں!'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر جھگڑالو، بداخلاق اور تکبر کرنے والا۔''

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَقْوَامٌ أَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ أَفْئِدَةِ الطَّيْرِ)) (2)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایسے لوگ داخل ہوں گے جن کے دل چڑیوں جیسے ہوں گے۔''

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ، وَبِمَنْ تَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ، عَلَى كُلِّ قَرِيبٍ هَيِّنٍ سَهْلٍ۔ (3)

''کیا میں تم کو ایسے شخص کے بارے میں نہ بتلاؤں جو آگ پر حرام کر دیا گیا ہے اور آگ کو اس پر حرام کر دیا گیا ہے، ہر قریب رہنے والے، نرمی کرنے والے اور آسانی والے (شخص پر جہنم حرام ہے)۔''

(1) مسلم کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا، باب النار یدخلھا الجبارون والجنۃ یدخلھا الضعفاء، رقم: 2853

(2) مسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا، باب یدخل الجنۃ اقوام افئدتھم مثل افئدۃ الطیر، رقم: 2840

(3) سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ، 611/2، رقم: 938

خرید وفروخت میں نرمی پر جنت

مال بیچتے یا خریدتے ہوئے اور گاہکوں سے نقدی وصول کرتے ہوئے جو بندہ نرمی کرتا ہے اس کے لئے بھی جنت کی بشارت ہے۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَدْخَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْجَنَّةَ رَجُلًا كَانَ سَهْلًا مُشْتَرِيًا وَبَائِعًا وَقَاضِيًا وَمُقْتَضِيًا۔ [1]

''اللہ عزوجل نے ایک شخص کو جنت میں داخل فرمادیا جو خرید وفروخت میں نرم رویہ اختیار کرتا تھا اور لین دین میں نرم برتاؤ کرتا تھا۔''

خرید وفروخت میں نرمی کرنے والے کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں رحم کی دعا کی ہے:

رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا سَمْحًا إِذَا بَاعَ وَإِذَا اشْتَرَى وَإِذَا اقْتَضَى [2]

''اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم کرے جو بیچتے، خریدتے اور تقاضہ کرتے ہوئے نرمی سے کام لیتا ہے۔''

جس پر اللہ تعالیٰ نے رحم کردیا یقیناً وہ بندہ کامیاب ہوگیا اس کی تجارت میں برکت شامل ہوجائے گی اور قیامت والے دن بھی اللہ کی نظر رحمت میں ہوگا۔

قرض میں نرمی پر جنت:

تجارتی معاملات اور دنیاوی امور میں بعض دفعہ قرض لینا یا دینا پڑ جاتا ہے اور قرض لینے والا عموماً تنگ دست ہی ہوتا ہے اگر وہ یقینی طور پر تنگ دست ہی ہو تو اس سے نرمی کا برتاؤ کرنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ مغفرت لکھ دیتے ہیں اور جس کی مغفرت لکھ دی گئی وہ جنت میں داخل ہوگیا۔

---

[1] حسن، سنن النسائی، کتاب البیوع، باب حسن المعاملۃ والرفق فی المطالبۃ، رقم: 4696

[2] صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب السھولۃ والسماحۃ، رقم: 2076

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ، فَكَانَ يَقُولُ لِفَتَاهُ: إِذَا آتَيْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ، لَعَلَّ اللَّهَ يَتَجَاوَزُ عَنَّا. فَلَقِيَ اللَّهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ. [1]

''ایک آدمی اُدھار پر لوگوں سے لین دین کرتا تھا اور وہ اپنے ملازمین کو نصیحت کرتا تھا کہ جب تم (رقم کی وصولی کیلئے) کسی تنگ دست کے پاس جاؤ تو اس سے درگزر کرنا، شاید اللہ تعالیٰ ہم سے درگزر کرلے، جب وہ اللہ کے پاس گیا تو اللہ تعالیٰ نے اُس سے درگزر کرلیا۔'' یعنی اسے معاف فرمادیا۔

نرمی اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ ایک بہت بڑی خوبی ہے بندے کا نرم دل ہونا اسے بھلائی اور خیر کی طرف رغبت دلاتا ہے۔

سیدنا حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ، وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ. [2]

''جسے نرمی سے ایک حصہ عطا کیا گیا اسے خیر سے ایک حصہ دے دیا گیا اور جسے نرمی سے محروم کردیا گیا اسے خیر کے حصہ سے محروم کردیا گیا۔''

جانوروں پر نرمی میں جنت:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: لَقَدْ بَلَغَ بِي، فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ فَسَقَى الْكَلْبَ. فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ قَالُوا يَارَسُولَ اللَّهِ

---

[1] صحیح مسلم، کتاب المساقات باب فضل انظار المعسر، رقم:1562

[2] صحیح، سنن الترمذی للالبانی، ابواب البر والصلة، باب ماجاء فی الرفق، رقم:2013

وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا؟ فَقَالَ: فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ. [1]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص راستہ میں چل رہا تھا کہ اسے شدت کی پیاس لگی اسے ایک کنواں ملا اور اس نے اس میں اتر کر پانی پیا، جب باہر نکلا تو وہاں ایک کتا دیکھا جو ہانپ رہا تھا اور پیاس کی وجہ سے تری کو چاٹ رہا تھا۔ اس شخص نے کہا کہ یہ کتا بھی اتنا ہی زیادہ پیاسا معلوم ہو رہا ہے جتنا میں تھا۔ چنانچہ وہ پھر کنوئیں میں اترا اور اپنے جوتے میں پانی بھرا اور منہ سے پکڑ کر اوپر لایا اور کتے کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو پسند فرمایا اور اس کی مغفرت کر دی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا ہمیں جانوروں کے ساتھ نیکی کرنے میں بھی ثواب ملتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں ہر تازہ کلیجہ والے پر نیکی کرنے پر ثواب ملتا ہے۔"

نرمی انسانیت کا وہ وصف ہے جس کی وجہ سے رشتۂ اخوت آپس میں مستحکم ہوتا ہے، اگر دل سے نرمی نکل جائے تو درندگی سما جاتی ہے اور دل سنگدل ہو جاتا ہے۔ بندہ مفاد پرست بن جاتا ہے، جس سے معاشرہ میں ایک وسیع پیمانے پر بگاڑ پیدا ہونے لگتا ہے۔ اور نرمی میں دل کی سب سختیوں اور شقاوتوں کا علاج ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے نرم دل لوگوں کے لیے جنت تیار کر رکھی ہے۔

❁......❁......❁

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الادب باب رحمۃ الناس بالبھائم، رقم: 6009

وضو

وضو عبادت کی تیاری کا نام ہے وضو کرکے قدرتی طور پر دل میں پاکیزگی کا ایک احساس پیدا ہوتا ہے اور گناہ کی طرف رغبت بھی کم ہو جاتی ہے جب بندہ وضو کرتا ہے تو ذہنی طور پر عبادت کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ اس لئے نبی ﷺ نے وضو کی مختلف حالتوں پر جنت کی بشارت دی ہے، چند روایات اس ضمن میں درج ذیل ہیں:

وضو کے بعد کلمہ شہادت پڑھنا:

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ((مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ أَوْ فَيُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ)) [1]

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر کہے أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ (یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں) اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں وہ جس سے چاہے داخل ہو جائے۔“

وضو کے بعد دو رکعت تحیۃ الوضو کے طور پر ادا کرنا:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ :قَالَ لِبِلَالٍ: ((يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ. فَإِنِّي سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ)) قَالَ: مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجَى عِنْدِي مِنْ أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ طُهُوْرًا فِي سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ مَا كُتِبَ لِي

[1] صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب الذكر المستحب على الوضوء، رقم: 234

أَنْ أُصَلِّيَ. ❶

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے بلال رضی اللہ عنہ! مجھے تم اپنا وہ عمل بتلاؤ جو تم نے اسلام میں سب سے زیادہ امید والا کیا ہے۔ اس لئے کہ میں نے جنت میں اپنے آگے تمہارے جوتوں کی آواز سنی ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا، میں نے کوئی عمل اپنے نزدیک اس سے زیادہ امید والا نہیں کیا کہ میں نے رات یا دن کی جس گھڑی میں بھی وضوء (یا غسل) کیا تو اس کے ساتھ، جتنی نماز میرے مقدر میں تھی، میں نے ضرور پڑھی۔''

وضو سے صغیرہ گناہوں کی معافی:

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ. أَوِ الْمُؤْمِنُ. فَغَسَلَ وَجْهَهُ، خَرَجَ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ، أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ، فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ، خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ، أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ، فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ، خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ، أَوْ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ، حَتَّى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوبِ. ❷

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مسلمان یا مومن بندہ وضو کرتا ہے، پس وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ اس کے چہرے سے وہ تمام خطائیں نکل جاتی ہیں جن کی طرف اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا (یعنی آنکھوں سے سرزد ہونے والے گناہ معاف ہوجاتے ہیں) پھر جب وہ اپنے ہاتھوں کو دھوتا ہے تو پانی کے

---

❶ صحیح بخاری، کتاب التہجد، باب فضل الوضوء باللیل والنہار، رقم: 1149

❷ صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب خروج الخطایا مع ماء الوضوء، رقم: 244

ساتھ یا (فرمایا) پانی کے آخری قطرے کے ساتھ اس کے ہاتھوں سے وہ تمام گناہ نکل جاتے ہیں جن کو اس کے ہاتھوں نے پکڑا تھا (یعنی ان کا ارتکاب ہاتھوں نے کیا تھا) اور جب اپنے پاؤں کو دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ وہ تمام گناہ نکل جاتے ہیں جن کی طرف اس کے پاؤں چل کر گئے تھے، یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک ہو کر نکل آتا ہے۔''

قیامت والے دن امتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہچان:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَتَى الْمَقْبَرَةَ فَقَالَ: ((السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ، وَدِدْتُ أَنَّا قَدْ رَأَيْنَا إِخْوَانَنَا قَالُوْا: أَوَلَسْنَا إِخْوَانَكَ يَارَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: ((أَنْتُمْ أَصْحَابِي، وَإِخْوَانُنَا الَّذِيْنَ لَمْ يَأْتُوْا بَعْدُ)) قَالُوْا: كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَأْتِ بَعْدُ مِنْ أُمَّتِكَ يَارَسُوْلَ اللهِ؟ فَقَالَ: ((أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا لَهُ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَيْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ، أَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ)) قَالُوْا: بَلَى يَارَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: ((فَإِنَّهُمْ يَأْتُوْنَ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ، وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ)) [1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبرستان تشریف لائے اور فرمایا' تم پر سلام ہو اے ایمان دار گھر والو! اور ہم' اگر اللہ نے چاہا تو تمہیں ملنے والے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم ساتھی ہو' اور ہمارے بھائی وہ ہیں جو ابھی تک نہیں آئے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: اے اللہ کے رسول!! آپ کی امت کے وہ لوگ جو ابھی تک نہیں آئے، آپ انہیں کیسے پہچانیں گے؟ آپ نے فرمایا' یہ بتلاؤ' اگر ایک آدمی کے ایسے گھوڑے' جن کی پیشانی اور ٹانگیں سفید ہوں' خالص سیاہ رنگ کے گھوڑوں کے درمیان ہوں' کیا وہ اپنے

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ، باب استحباب إطالۃ الغرۃ والتحجیل، رقم: 249

گھوڑے نہیں پہچان لے گا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' کیوں نہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ نے فرمایا' پس (میری امت کے بعد میں آنے والے لوگ بھی) اس حال میں (میدان محشر میں) آئیں گے کہ وضوء کی وجہ سے ان کی پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں روشن ہوں گے اور میں حوض (کوثر) پر ان کا میر سامان (یعنی پہلے پہنچا ہوا) ہوں گا۔"

یہی وضو جنتی زیور کے حصول کا سبب ہے جو وضو کرنے والوں کو جنت میں عزت افزائی کیلئے پہنایا جائے گا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

سَمِعْتُ خَلِيلِي يَقُولُ: ((تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوَضُوءُ)) [1]

"میں نے اپنے خلیل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ (جنت میں) مومن کا زیور وہاں تک پہنچے گا' جہاں تک وضوء کا پانی پہنچے گا۔"

طہارت کی حالت میں سونے کی فضیلت:

امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

طَهِّرُوا هٰذِهِ الْأَجْسَادَ طَهَّرَكُمُ اللهُ، فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَبِيتُ طَاهِرًا إِلَّا بَاتَ مَعَهُ فِي شِعَارِهِ مَلَكٌ. لَا يَنْقَلِبُ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَالَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِكَ فَإِنَّهُ بَاتَ طَاهِرًا۔ [2]

"ان جسموں کو پاک کرو اللہ تعالیٰ تمہیں پاکیزگی عطا فرمائے۔ جو بندہ بھی طہارت کی حالت میں سوئے یقینا ایک فرشتہ اس کے ساتھ رات بسر کرتا ہے، جب بھی وہ شخص رات کے کسی وقت کروٹ بدلتا ہے تو وہ فرشتہ (دعا کرتے ہوئے) کہتا ہے:

"اے اللہ! اپنے بندے کو معاف فرما۔" یقینا وہ حالت طہارت میں سویا تھا۔"

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول

---

[1] صحیح مسلم' کتاب الطھارۃ' باب تبلغ الحلیلۃ حیث یبلغ الوضوء' ح:250۔

[2] حسن الترغیب والترھیب للالبانی، کتاب النوافل، الترغیب فی أن ینام الإنسان طاھر اناویا للقیام، رقم:599

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ بَاتَ طَاهِرًا بَاتَ فِي شِعَارِهِ مَلَكٌ، فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ إِلَّا قَالَ الْمَلَكُ:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِكَ فُلَانٍ فَإِنَّهُ بَاتَ طَاهِرًا)) [1]

''جو شخص حالت طہارت میں سوئے تو اس کے ہمراہ ایک فرشتہ ہوتا ہے جب بھی وہ بیدار ہوتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے: اے اللہ! اپنے فلاں بندے کو معاف فرما، یقیناً وہ طہارت کی حالت میں سویا تھا۔''

معلوم ہوا کہ طہارت کی حالت میں سونا فرشتوں کی دعائیں لینے والا عمل ہے اور ان کی دعائیں بھی بندے کی معافی سے متعلقہ ہیں، اگر بارگاہِ الٰہی سے گناہوں کی معافی مل جائے تو جنت کا راستہ آسان ہوجاتا ہے۔ صرف یہی نہیں اس چھوٹے سے عمل سے بندہ دنیا و آخرت کی بھلائیاں بھی سمیٹ سکتا ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابوداود رحمۃ اللہ علیہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَبِيتُ عَلَى ذِكْرٍ طَاهِرًا فَيَتَعَارُّ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْأَلُ اللّٰهَ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ۔ [2]

''ذکر کرتے ہوئے حالت طہارت میں سونے والا مسلمان رات کو بیدار ہونے پر دنیا و آخرت کی جو بھلائی اللہ تعالیٰ سے طلب کرتا ہے، اللہ اس کو عطا فرما دیتا ہے۔''

---

[1] وسلسلة الأحاديث الصحيحة، 347/2، رقم: 1047

[2] صحيح سنن أبي داؤد، كتاب الأدب، باب في النوم على طهارة، رقم: 5042

اذان

اذان نماز کی طرف بلانے کیلئے ایک پکار ہے جس میں بندہ اجتمائی طور پر لوگوں کو خیر کی طرف بلاتا ہے اللہ کی کبریائی اور بڑائی کا اعلان کرتے ہوئے پیغمبر آخریں صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اعلان بھی کرتا ہے اللہ تعالیٰ کو توحید کا یہ ترانہ بہت پسند ہے اور جس زبان سے یہ ادا ہو وہ بندہ بھی اللہ کا پسندیدہ بن جاتا ہے، چند روایات اس ضمن میں درج ہیں:

اذان کا جواب دینے والے کیلئے جنت:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَامَ بِلَالٌ يُنَادِي فَلَمَّا سَكَتَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ((مَنْ قَالَ مِثْلَ هٰذَا يَقِينًا دَخَلَ الْجَنَّةَ)) ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اذان دی جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ خاموش ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جس نے موذن جیسے کلمات یقین کے ساتھ دہرائے، وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سفارش کا حقدار:

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدَانِ الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَّهُ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) ❷

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس شخص نے اذان سن

---

❶ حسن، سنن نسائی، للالبانی کتاب الاذان، باب ثواب ذالک رقم:674

❷ صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب الدعاء عندالنداء، رقم:614

کر یہ کلمات کہے ''یا اللہ! اس (توحید کی) مکمل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے پروردگار! محمد ﷺ کو وسیلہ، بزرگی اور مقام محمود عطا فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔'' تو قیامت کے دن اس کی سفارش کرنا میرے ذمہ ہوگی۔''

جسے قیامت والے دن نبی ﷺ کی سفارش نصیب ہوگئی یقیناً وہ بندہ جنت میں داخل ہوگیا۔

اگر تمہیں ثواب کا پتہ چل جائے تو......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَوْيَعْلَمُ النَّاسُ مَافِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا عَلَيْهِ، وَلَوْيَعْلَمُونَ مَافِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَافِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْحَبْوًا)) [1]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' اگر لوگ اس فضیلت کو جان لیں جو اذان دینے اور پہلی صف میں ہے' پھر وہ اس پر قرعہ اندازی کے بغیر کوئی چارہ نہ پائیں' تو یقیناً وہ اس پر قرعہ اندازی کریں۔ اور اگر وہ جان لیں کہ اول وقت آنے میں کیا فضیلت ہے' تو وہ ضرور اس کی طرف دوڑ دوڑ کر آئیں۔ اور اگر وہ جان لیں کہ عشاء اور فجر کی نماز کی کتنی فضیلت ہے' تو وہ ضرور اس میں شریک ہوں اگر چہ انہیں گھسٹ گھسٹ کر آنا پڑے۔''

اذان کے بعد درود پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ کی دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں بندہ گناہ گار ہے ہمیشہ رحمت کا طلب گار رہتا ہے اور رحمت الٰہی کے حصول کیلئے نبی ﷺ نے بڑا آسان نسخہ بتا دیا ہے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَايَقُولُ، ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ، فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا، ثُمَّ سَلُوا اللهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ، فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ

[1] صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب الاستھام فی الاذان، رقم: 615

مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَأَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ أَنَا هُوَ. فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ۔ 1

انہوں نے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم اذان سنو تو اسی طرح کہو جس طرح مؤذن کہتا ہے' پھر مجھ پر درود پڑھو' اس لئے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے' اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ پھر تم اللہ سے میرے لئے وسیلے کا سوال کرو۔ بے شک یہ جنت میں ایک بلند درجہ ہے۔ یہ اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کے لائق ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں۔ پس جو شخص میرے لئے وسیلے کا سوال کرے گا' اس کے لئے (میری) شفاعت حلال ہو جائے گی۔

❁......❁......❁

---

1 صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ' باب القول مثل قول المؤذن' رقم: 384

مختلف نمازوں پر جنت کے وعدے

مسلمان اور کافر کے درمیان حد فاصل نماز ہے نماز کی ادائیگی مسلمان ہونے کی علامت ہے ایک مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ وہ پانچوں نمازوں پر محافظت کرے اور انہیں خشوع وخضوع سے سنت کے مطابق ادا کرے اگر بندہ پانچ نمازوں کا پابند ہے انہیں سنت کے مطابق ادا کرتا ہے تو ایسے بندے کیلئے نبی ﷺ نے بعض نمازوں کی طرف زیادہ رغبت کی وجہ سے جنت کی بشارت دی ہے مثال کے طور پر:

عصر اور فجر کی نماز باقاعدگی سے ادا کرنے پر جنت:

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) ❶

حضرت ابوبکر بن ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" جس نے ٹھنڈے وقت کی نمازیں پڑھیں وہ جنت میں داخل ہوا۔"

ٹھنڈے وقت کی نمازوں سے مراد فجر اور عصر کی نمازیں ہیں۔ صحیح مسلم کی ایک اور روایت میں اس طرح وارد ہوا ہے:

وَعَنْ أَبِي زُهَيْرٍ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ:((لَنْ يَلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا)) يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ۔ ❷

حضرت ابوزہیر عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا' جو کوئی سورج نکلنے سے قبل اور اس کے غروب ہونے سے پہلے

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب فضل صلاۃ الصبح والعصر، رقم:635

❷ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب فضل صلاتی الصبح والعصر والمحافظۃ علیھما

یعنی فجر اور عصر کی نماز پڑھتا ہے' وہ ہرگز جہنم کی آگ میں داخل نہیں ہوگا۔

یہ خصوصی فضیلتیں اس لئے ہیں کہ مسلمان ان میں سستی نہ کریں فجر کی نماز نیند کے غلبہ کی وجہ سے ذرا مشکل ہے اسی طرح نماز عصر کے وقت کاروباری مصروفیات کا ہجوم ہوتا ہے اور ایک وجہ یہ بھی ہے کہ عصر اور فجر کے وقت فرشتے اعمال لے کر اوپر جاتے ہیں جیسا کہ اس روایت سے واضح ہے۔

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ، فَيَسْأَلُهُمُ اللهُ۔ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ۔ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ، وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ۔ [1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پاس رات کو اور دن کو فرشتے باری باری آتے ہیں اور جاتے ہیں اور صبح اور عصر کی نماز میں وہ اکٹھے ہو جاتے ہیں' پھر وہ فرشتے جو تمہارے اندر رات گزارتے ہیں' اوپر چڑھ جاتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے' حالانکہ وہ خوب جانتا ہے' تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ تو وہ کہتے ہیں' ہم انہیں نماز پڑھتے ہوئے چھوڑ کر آئے ہیں۔ اور ہم جب ان کے پاس گئے تھے' تب بھی وہ نماز میں مصروف تھے۔

چالیس روز تک تکبیر اولیٰ کے ساتھ نماز پڑھنا:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ((مَنْ صَلَّى لِلّٰهِ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فِيْ جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيْرَةَ الْأُوْلٰى كُتِبَ لَهٗ بَرَاءَتَانِ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ))۔ [2]

---

[1] صحیح مسلم: کتاب المساجد، باب فضل صلاتی الصبح والعصر والمحافظة علیهما، رقم: 632

[2] حسن، ترمذی للالبانی ابواب الصلاۃ، باب فی التکبیر الاولی، رقم: 241

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا'' جس نے چالیس دن تک (پانچوں نمازیں) تکبیر اولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کیں اس کیلئے دو چیزوں سے آزادی لکھی جاتی ہے آگ سے اور نفاق سے۔''

نمازوں سے گناہوں کی معافی:

پانچوں نمازوں کی ادائیگی سے بندے کے جسم سے گناہوں کا میل کچیل بھی ڈھل جاتا ہے اس ضمن میں دو روایات درج ہیں۔

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ، هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ؟)) قَالُوا: لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ: قَالَ ((فَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ، يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا)). ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا' بھلا بتلاؤ اگر تم میں سے کسی شخص کے دروازے پر نہر (بہہ رہی) ہو جس سے وہ روزانہ پانچ مرتبہ نہاتا ہو، کیا اس کے جسم پر کوئی میل کچیل باقی رہے گا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اس کے جسم پر کوئی میل باقی نہیں رہے گا، آپ نے فرمایا: پس یہی پانچ نمازوں کی مثال ہے، اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے سے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ، وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ، كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا لَمْ تُغْشَ الْكَبَائِرُ)) ❷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پانچ نمازیں، جمعہ سے دوسرے جمعے تک (کا وقفہ) ان (صغیرہ) گناہوں کا کفارہ ہے

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، باب الصلوات الخمس کفارۃ، رقم: 528، صحیح مسلم: کتاب المساجد، باب المشی إلی الصلوۃ تمحی بہ الخطایا و ترفع بہ الدرجات، رقم: 667

❸ صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ، باب الصلوۃ الخمس والجمعۃ إلی الجمعۃ و رمضان... رقم: 233

اور جو اس کے درمیان ہوں گے، جب تک کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کیا جائے۔

ظہر سے قبل چار سنتوں پر ہمیشگی سے جنت:

وَعَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ :(مَنْ حَافَظَ عَلَى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا، حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ) [1]

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ظہر (کے فرضوں) سے پہلے چار رکعتوں کی اور ظہر کے بعد چار رکعتوں کی حفاظت کرے گا (یعنی انہیں ہمیشہ پڑھے گا) تو اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ کو حرام فرمادے گا۔

روزانہ بارہ رکعات ادا کرنا:

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّي لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيضَةٍ إِلَّا بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ)). [2]

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جو شخص روزانہ اللہ کی رضا کے لئے فرضوں کے علاوہ بارہ رکعت نوافل ادا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنادیتا ہے۔''

یہ بارہ رکعات کون سی ہیں، جامع ترمذی کی روایت میں ہے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ. أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ

---

[1] صحیح سنن ابی داؤد للالبانی، ابواب صلاۃ السفر، باب الاربع قبل الظھر وبعدھا، رقم: 1269

[2] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل السنن الراتبۃ قبل الفرائض رقم: 728

الْعِشَاءِ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ۔ ❶

''جو شخص رات اور دن میں (فرض کے علاوہ) بارہ رکعات ادا کرتا ہے اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیا جائے گا۔ چار رکعات ظہر سے پہلے اور دو بعد میں، دو رکعت مغرب کے بعد، دو رکعت عشاء کے بعد اور دو رکعت فجر سے پہلے۔''

کثرت سے نوافل ادا کرنا:

عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبِ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَبِيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوْئِهِ وَحَاجَتِهِ فَقَالَ لِيْ ((سَلْ)) فَقُلْتُ أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ ((أَوْغَيْرَ ذٰلِكَ)) قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ ((فَأَعِنِّيْ عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ)). ❷

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں رات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وضو کا پانی اور دوسری ضرورت کی چیزیں لاتا (ایک روز) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''سوال کر!'' میں نے عرض کیا ''میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنت میں رفاقت چاہتا ہوں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''اس کے علاوہ کچھ اور بھی چاہتے ہو؟'' میں نے عرض کیا ''بس یہی کچھ'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو پھر کثرت سجود سے میری مدد کر (یعنی کثرت سے نوافل ادا کرتا کہ میرے لئے سفارش کرنا آسان ہو جائے۔''

❀......❀......❀

❶ صحیح سنن الترمذی للالبانی، ابواب الصلاۃ، باب ماجاء فی صلی فی یوم و لیلۃ ثنتی عشرۃ رکعۃ، رقم:415

❷ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب فضل السجود والحث علیہ، رقم:489

اللہ کی رضا کیلئے مسجد تعمیر کرنا

مسجد وہ مقام ہے جسے ایک مسلمان رب کے سامنے پانچوں وقت جھکنے کیلئے تعمیر کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری میں مسجد مرکزی کردار ادا کرتی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد تعمیر کرنے والے کو جنت کے گھر کی بشارت دی ہے چند روایات اس بارے میں درج ذیل ہیں:

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ)) [1]

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''جس نے اللہ کیلئے مسجد بنائی' اللہ تعالیٰ اس کیلئے اسی طرح کا گھر جنت میں بنائے گا۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ بَنٰى لَا يُرِيْدُ بِهِ رِيَاءً وَلَا سُمْعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔ [2]

''جس نے کوئی مسجد بنائی جس سے اس کی غرض ریاء کاری و دکھلاوا نہیں ہے اللہ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔''

نماز کی ادائیگی کیلئے مسجد میں آنے والوں کیلئے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی خوشخبری دی ہے صحیح بخاری میں یہ روایت موجود ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ، أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ نُزُلًا كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ)) [3]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص صبح یا شام کو مسجد کی طرف جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں مہمانی تیار کرتا ہے

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، باب من بنی مسجدا، رقم 450

[2] حسن الترغیب للالبانی کتاب الصلاۃ، باب الترغیب فی بناء المسجد، رقم: 274

[3] صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب فضل من غدا إلی المسجد و من راح، رقم: 662

جب بھی صبح یا شام کو جائے۔

مسجد کی طرف بڑھنے والے قدموں کی فضیلت:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ، ثُمَّ مَشَى إِلَى بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللهِ لِيَقْضِيَ فَرِيضَةً مِّنْ فَرَائِضِ اللهِ، كَانَتْ خَطْوَتَاهُ إِحْدَاهَا تَحُطُّ خَطِيئَةً، وَالْأُخْرَى تَرْفَعُ دَرَجَةً)). ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے اپنے گھر میں اچھی طرح طہارت حاصل کی (یعنی وضوء یا غسل کیا)' پھر وہ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر (مسجد) میں گیا تاکہ وہ اللہ کے فرائض میں سے کوئی فریضہ ادا کرے تو اس کے قدم اس طرح (شمار) ہوں گے کہ ان میں سے ایک قدم گناہ کو مٹائے گا اور دوسرا قدم درجہ بلند کرے گا۔

❁ وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) ❷

''حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' اندھیروں میں مسجدوں کی طرف چل کر آنے والوں کو قیامت والے دن کامل روشنی (ملنے) کی خوشخبری سنادو۔''

اندھیروں کی نمازوں سے مراد فجر اور عشاء کی نمازیں ہیں جن کی وجہ سے نمازیوں کو قیامت والے دن ایسا نور ملے گا جس کی روشنی میں وہ پل صراط کو آسانی سے پار کرلیں گے۔

❁......❁......❁

---

❶ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب المشی إلی الصلاۃ تمحی به الخطایا و ترفع به الدرجات، رقم: 666

❷ صحیح سنن أبی داؤد للألبانی، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی المشی إلی الصلاۃ فی الظلم، رقم: 561

بیماریوں پر صبر

دنیا مومن کیلئے قید خانہ ہے اور یہاں کی زندگی آزمائشوں سے بھری ہوئی ہے یہاں کسی کو دولت دے کے آزمایا جاتا ہے تو کسی کو بیماریوں اور مصیبتوں میں مبتلا کر کے، جو بندہ بھی ان آزمائشوں سے کامیاب گزر گیا اس کیلئے انعام ہے اور ناکامی پر سزا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض بیماریوں پر یہ بشارت دی ہے کہ ان پر صبر کا بدلہ جنت کی صورت میں عطا کیا جائے گا جیسے:

بینائی ختم ہونے پر صبر کرنا:

جس آدمی کی بینائی جاتی رہے اور وہ اس پر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اسے عظیم اجر سے نوازتے ہیں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى قَالَ إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيبَتَيْهِ فَصَبَرَ عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ يُرِيدُ عَيْنَيْهِ۔ [1]

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب میں اپنے بندے کو اس کی دو پیاری چیزوں کے ذریعے (آنکھوں سے محروم کر کے) آزماؤں پس وہ اس پر صبر کرے تو میں اس کے بدلے اسے جنت دوں گا۔''

مرگی پر صبر کرنا:

عَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ فَقُلْتُ بَلَى قَالَ هٰذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ أَتَتِ النَّبِيَّ فَقَالَتْ إِنِّي أُصْرَعُ وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللهَ لِي قَالَ "إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللهَ أَنْ يُعَافِيَكِ" فَقَالَتْ أَصْبِرُ

[1] صحیح بخاری، کتاب المرضی، باب فضل من ذهب بصره، رقم: 5653

فَقَالَتْ: إِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللهَ أَنْ لَا أَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا۔ ❶

''حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں تجھے جنتی عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے کہا' کیوں نہیں (ضرور دکھلایئے) انہوں نے فرمایا: کہ یہ کالی عورت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور اس نے کہا مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے جس سے میں ننگی ہو جاتی ہوں۔ آپ میرے لئے دعا فرمائیں (کہ اس بیماری سے نجات مل جائے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تو چاہے تو اس بیماری پر صبر کر اس کے بدلے تیرے لئے جنت ہے اور اگر تو چاہے تو میں اللہ سے دعا کر دیتا ہوں کہ اللہ تجھے اس بیماری سے عافیت دے۔ اس نے کہا میں صبر ہی اختیار کرتی ہوں۔ تاہم (دورے کے وقت) میں ننگی ہو جاتی ہوں۔ آپ اللہ سے یہ دعا فرما دیں کہ میں برہنہ نہ ہوا کروں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کیلئے یہ دعا فرمائی۔

طاعون کی بیماری سے فوت ہونے والا:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَنِ الطَّاعُوْنِ فَأَخْبَرَهَا ((أَنَّهُ كَانَ يَبْعَثُهُ اللهُ تَعَالَى عَلَى مَنْ يَّشَاءُ فَجَعَلَهُ اللهُ رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ فَلَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَّقَعُ الطَّاعُوْنُ فَيَمْكُثُ فِيْ بَلَدِهٖ صَابِرًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَنْ يُّصِيْبَهٗ إِلَّا مَا كَتَبَ اللهُ لَهٗ إِلَّا كَانَ لَهٗ مِثْلُ أَجْرِ الشَّهِيْدِ)) ❷

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے طاعون کے بارے میں پوچھا تو آپ نے انہیں بتایا کہ یہ عذاب تھا جس پر اللہ چاہتا اسے نازل فرماتا لیکن مومنوں کیلئے اللہ نے اسے رحمت بنا دیا جو بندہ طاعون (کی بیماری) میں مبتلا ہو جائے وہ اپنے (طاعون زدہ) شہر میں ہی صبر کرتا ہوا ٹھہرا رہے اسے یقین ہو کہ اسے وہی کچھ پہنچے گا جو اللہ نے اس کیلئے لکھ دیا ہے تو ایسے شخص کیلئے شہید کی مثل اجر ہے۔''

---

❶ صحیح بخاری، کتاب المرضی، باب فضل من یصرع من الریح رقم: 5652

❷ صحیح بخاری، کتاب الطب، باب اجر الصابر فی الطاعون، رقم: 5734

یہ فضیلت وثواب اس لئے بھی ہے کہ مصیبت ایک طرح سے بندے کا امتحان ہے اور امتحان میں کامیابی پر انعام ہوتا ہے اور ناکامی پر سزا بھی اور رسوائی بھی۔ اللہ کی طرف سے کسی مصیبت یا بیماری جیسے امتحان میں کامیابی یہ ہے کہ بندہ صبر وثبات کے ساتھ مصیبت کو جھیل لے نہ اللہ کا شکوہ کرے اور نہ مصیبت پر بے صبری سے واویلا کرے۔ اگر اس نے بہادروں کی طرح خاموشی اور صبر سے یہ دن کاٹ لئے تو مصیبت تو ختم ہونے کیلئے ہوتی ہے۔ جیسے ہی امتحان ختم ہوا اسے کامیابی پر انعام ملے گا اور درجات بھی بلند ہوں گے لیکن اگر وہ ان حالات میں صابر وشاکر نہ رہا تو رونے دھونے سے مصیبت تو کبھی ختم نہیں ہوئی اسے مصیبت بھی جھیلنا پڑے گی اور رب کے ہاں بے صبرا اور ناشکرا لکھا جائے گا' اور انعام سزا میں بدل جائے گا۔

مصیبتوں پر صبر

مصائب کبھی بیماریوں کی شکل میں ہوتے ہیں کبھی حالات بندے کے ناموافق ہوجاتے ہیں کبھی کاروبار اور گھریلو معاملات میں پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور کبھی عزیزوں کی موت کا صدمہ ہوتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے بعض شدید درجہ کی مصیبتوں پر صبر کرنے والے کو جنت کی بشارت دی ہے۔

جس عورت کو دو نابالغ بچوں کی وفات سے آزمایا جائے:

جس عورت کا بچہ فوت ہوجائے وہ اس کیلئے کمر توڑ دینے والا غم ہوتا ہے اگر وہ دل کا ٹکڑا چھن جانے پر اللہ کا شکوہ کرنے کی بجائے صبر کرے تو اللہ فوت ہونے والے بچے کو اس کیلئے جہنم کی آگ سے بچاؤ کا ذریعہ بنا دیں گے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أَنَّ النِّسَآءَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ ﷺ اِجْعَلْ لَّنَا يَوْمًا فَوَعَظَهُنَّ فَقَالَ اَيُّمَا امْرَءَةٍ مَاتَ لَهَا ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ كُنَّ لَهَا حِجَابًا مِّنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ وَّاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ۔ [1]

"عورتوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ایک دن ہمیں وعظ سنانے کا مقرر فرما دیجیے۔ (آپ نے مقرر فرما دیا) پس انہیں وعظ کیا تو فرمایا جس عورت کے تین بچے مر جائیں وہ (قیامت کے دن) دوزخ سے اس کیلئے آڑ بن جائیں گے۔ ایک عورت نے عرض کیا اگر دو مر جائیں تو آپ نے فرمایا دو کیلئے بھی یہی اجر ہے۔"

ایک روایت میں عورت اور مرد دونوں کا ذکر کیا ہے اس لئے کہ مرد بھی صدمہ سے دوچار ہوتا ہے بیٹا اس کے دل کا بھی ٹکڑا ہوتا ہے جس سے اس نے بہت امیدیں وابستہ کی ہوتی ہیں اور بیٹے کی موت سے وہ سب امیدیں دم توڑ جاتی ہیں روایت کے الفاظ یوں ہیں:

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَامِنْ مُسْلِمٍ

[1] بخاری 'کتاب الجنائز' باب فضل من مات له ولد، رقم: 1249

يَمُوْتُ لَهٗ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوْا الْحِنْثَ إِلَّا تَلَقَّوْهُ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ دَخَلَ)) ❶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جس مسلمان کے تین نابالغ بچے فوت ہو گئے (اور اس نے صبر کیا) تو وہ بچے اسے جنت کے آٹھوں دروازوں پر ملیں گے جس دروازے سے چاہے گا داخل ہو جائے گا۔''

جو عورت حمل ساقط ہونے پر صبر کرے:

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! إِنَّ السِّقْطَ لَيَجُرُّ أُمَّهٗ بِسَرَرِهٖ إِلَى الْجَنَّةِ إِذَا احْتَسَبَتْهُ)) ❷

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ساقط الحمل بچہ اپنی ماں کو انگلی سے پکڑ کر جنت میں لے جائے گا بشرطیکہ اس نے ثواب کی نیت سے صبر کیا ہو۔''

صدمہ کے فوراً بعد صبر:

ایک روایت میں آتا ہے کہ مومن بندہ کسی بھی سخت صدمہ والی کیفیت پر صدمہ کے فوراً بعد ثواب کی نیت سے صبر کرے تو اس کیلئے جنت ہے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

يَقُوْلُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ يَا ابْنَ آدَمَ إِنْ صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُوْلٰى لَمْ أَرْضَ لَكَ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ ❸

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ''اے ابن آدم! اگر تو نے صدمہ کے فوراً بعد ثواب کی نیت سے صبر کیا تو میں تیری جزا کے لئے جنت پسند کروں گا۔''

❀......❀......❀

---

❶ حسن ابن ماجہ للالبانی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی ثواب من اصیب بولدہ: رقم: 1604

❷ صحیح ابن ماجہ للالبانی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فیمن اصیب بسقط: رقم: 1609

❸ صحیح سنن ابن ماجہ، للالبانی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی الصبر علی المصیبۃ رقم: 1597

جنت کے حصول میں معاون اذکار

اللہ کے ذکر میں جہاں دلوں کا اطمینان وقرار پوشیدہ ہے وہاں اس کے بے شمار روحانی اور مادی فوائد بھی ہیں بندے کا وجود اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور عنایات کا مرکز بنا رہتا ہے اور اس روحانی غذا سے دل گناہوں سے متنفر اور نیکی کی طرف مائل رہتا ہے اور ان اذکار سے اللہ کی خوشنودی بھی مل جاتی ہے اور جنت بھی قریب ہو جاتی ہے ایسے چند اذکار نقل کیے جا رہے ہیں جن کے پڑھنے پر جنت کی بشارتیں دی گئی ہیں۔

ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھنا:

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ قَرَءَ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا اَنْ يَّمُوْتَ)) [1]

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی اسے موت کے سوا کوئی چیز جنت میں جانے سے نہیں روک سکتی۔''

جنت کے خزانوں میں سے خزانہ:

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلَا اُدُلُّكَ عَلٰى كَنْزٍ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ؟)) قُلْتُ: بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ (لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)) [2]

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میں تجھے جنت

[1] سلسلۃ احادیث الصحیحہ، للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحدیث: 972

[2] صحیح سنن ابن ماجہ، للالبانی، کتاب الادب، باب ماجاء فی لاحول ولا قوۃ الا باللہ رقم: 3825

کے خزانوں میں سے ایک خزانے کے بارے میں آگاہ نہ کروں؟ میں نے عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ ضرور آگاہ فرمائیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''لاحول ولاقوۃ الا باللہ '' (جس کا ترجمہ یہ ہے) ''نیکی کرنے اور برائی سے بچنے کی طاقت اللہ کی توفیق کے بغیر نہیں۔''

ظاہری بات ہے خزانے کا مالک جنت سے باہر تو نہیں رہے گا جب وہ جنت کے کسی بھی خزانے کا مالک ہو گیا تو یقیناً اس کا نام اہل جنت میں درج ہو گیا۔

جنت کا درخت:

عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ((مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ غُرِسَتْ لَهٗ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ)) ❶

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''جس نے سبحان اللہ العظیم وبحمدہ'' (عظمت والا اللہ اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے) کہا، اس کے لئے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔''

جنت میں چار درخت لگانے والی تسبیح:

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِهٖ وَهُوَ يَغْرِسُ غَرْسًا فَقَالَ ((يَا اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا الَّذِيْ تَغْرِسُ؟)) قُلْتُ غِرَاسًا لِيْ، قَالَ ((أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى غِرَاسٍ خَيْرٍ لَّكَ مِنْ هٰذَا؟)) قَالَ: بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ ((قُلْ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، يُغْرَسْ لَكَ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ)) ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک درخت لگا رہے تھے کہ اتنے میں رسول اکرم ﷺ ان کے پاس سے گزرے' پوچھا ''اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! کس

---

❶ صحیح جامع الترمذی، للالبانی، ابواب الادعوات، باب فی فضل التسبیح رقم: 3464

❷ صحیح ابن ماجۃ للالبانی، ابواب الادب، باب فضل التسبیح، رقم: 3807

کے لئے درخت لگا رہے ہو؟'' میں نے عرض کیا ''اپنے لئے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''کیا میں تجھے اس سے بہتر درخت نہ بتاؤں؟'' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''کیوں نہیں' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! (ضرور بتائیں)'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''کہو سبحان اللہ (اللہ پاک ہے) والحمد اللہ (تعریف صرف اللہ کے لئے ہے) ولا الہ الا اللہ (اور اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں) واللہ اکبر (اور اللہ سب سے بڑا ہے) یہ کہنے پر ہر کلمہ کے بدلہ تمہارے لئے جنت میں ایک درخت لگایا جائے گا۔''

سید الاستغفار کے پڑھنے پر جنت کا وعدہ:

عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ((سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ يَقُوْلَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ)) قَالَ ((وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّمْسِيَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ)) [1]

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''سب سے افضل استغفار یہ ہے کہ تم کہو' اے اللہ! تو میرا رب ہے' تیرے سوا کوئی الہ نہیں تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے میں تیرا بندہ ہوں تجھ سے کئے وعدے پر اپنی استطاعت کے مطابق قائم ہوں اپنے کئے ہوئے برے کاموں کے وبال سے تیری پناہ چاہتا ہوں مجھ پر تیرے جو احسانات ہیں ان کا اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں۔ مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص یہ کلمات یقین کے ساتھ دن کے وقت پڑھے اور شام سے قبل

[1] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب افضل الاستغفار، رقم الحدیث: 6306

فوت ہو جائے وہ جنتی ہے اور جس نے رات کے وقت یقین کے ساتھ یہ کلمات کہے اور صبح ہونے سے پہلے فوت ہو گیا وہ بھی جنتی ہے۔''

اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام یاد کرنے والا:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ((اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ)) ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ کے ایک کم سو یعنی ننانوے نام ہیں' جس نے یاد کئے وہ جنت میں داخل ہوا۔''

صبح و شام دس مرتبہ درود پڑھنے والا:

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ حِیْنَ یُصْبِحُ عَشْرًا وَحِیْنَ یُمْسِیْ عَشْرًا اَدْرَکَتْهُ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔ ❷

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے دس مرتبہ صبح' دس مرتبہ شام کے وقت مجھ پر درود بھیجا اسے روز قیامت میری سفارش حاصل ہوگی۔''

صبح و شام تین دفعہ جنت کا سوال:

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ((مَنْ سَئَلَ اللهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ ((اَللّٰهُمَّ أَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ)) وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ (اَللّٰهُمَّ أَجِرْهُ مِنَ النَّارِ)) ❸

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جو شخص اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ جنت مانگے (اس کے حق میں) جنت کہتی ہے یا اللہ!

---

❶ صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب ان للہ مائة اسم إلا واحدا، رقم:7392

❷ (حسن) صحیح الجامع الصغیر للالبانی، رقم الحدیث 2/ 1088 رقم:6357

❸ صحیح سنن ابن ماجه، للالبانی، کتاب الزهد، باب صفة الجنة رقم الحدیث:4340

اسے جنت میں داخل فرما اور جو شخص تین مرتبہ آگ سے پناہ مانگے (اس کے حق میں) آگ کہتی ہے "یا اللہ! اسے آگ سے بچا لے"

اس کیلئے جنت واجب ہوگئی......!

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ قَالَ رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)) ❶

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس شخص نے یوں کہا" میں اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہوں، اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔"

❁......❁......❁

❶ صحیح ابو داؤد للالبانی، ابواب الوتر، باب فی الاستغفار، رقم:1529

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اطاعت گزار

اطاعت رسول کا مطلب ہے کہ ہر کام میں بندہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ سے راہنمائی لے، بدعات سے اجتناب کرے اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے لئے مشعل راہ بنا کے اپنی زندگی کو قرآن وسنت کے مطابق ڈھال لے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اطاعت گزاروں کو قرآن حکیم اور احادیث مبارکہ میں مختلف مقامات پر جنت کے وعدے دیے گئے ہیں ان میں سے ایک آیت اور ایک حدیث ملاحظہ فرمائیں:

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا۔ [1]

''اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا اللہ اسے ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی' اور جو منہ پھیرے گا اسے وہ دردناک عذاب دے گا۔''

حدیثِ مبارکہ ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

كُلُّ اُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى)) قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَمَنْ يَّأْبٰى؟ قَالَ ((مَنْ اَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ اَبٰى)) [2]

''میری تمام امت جنت میں داخل ہوگی مگر جس نے انکار کیا (وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا)'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا'' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کس نے انکار کیا؟'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا'' جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگیا اور جس نے نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔''

---

[1] سورۃ الفتح، آیت:17

[2] صحیح بخاری، کتاب الاعتصام، باب الاقتداء بسنن رسول اللہ ﷺ، رقم:7280

کسی سے سوال نہ کرنا

قناعت پسندی بہت بڑی دولت ہے اسی کا دوسرا نام خودداری ہے لوگوں سے سوال کرنے پر بندہ کامیاب نہیں ہوتا اور نہ ہی اسے تونگری ملتی ہے بلکہ اس کی حرص بڑھ جاتی ہے اور اگر اللہ تعالیٰ سے سوال کرے تو رب تعالیٰ اس کی ضرورت کو پورا فرمادیتے ہیں خواہ جلد پورا کردیں یا ایک عرصہ بعد اور اس کے ساتھ قناعت اور غنا کی دولت بھی مل جاتی ہے اور ایسے بندے کو درج ذیل حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی ضمانت بھی دی ہے۔

وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ يَكْفُلُ لِي أَنْ لَا يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا، وَأَتَكَفَّلُ لَهُ بِالْجَنَّةِ؟)) فَقُلْتُ: أَنَا، فَكَانَ لَا يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا۔ [1]

''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص مجھے اس بات کی ضمانت دے کہ وہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہیں کرے گا تو میں اس کیلئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ (حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا) میں اس کی ضمانت دیتا ہوں پس وہ کسی سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتے تھے۔''

کسی سے سوال نہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ بغیر ضرورت کے کسی سے سوال نہ کیا جائے کیونکہ ضرورت اور حاجت کے وقت سوال کرنا جائز ہے' تاہم ایسے موقعوں پر بھی اگر انسان کسی سے نہ مانگے تو یہ عزیمت کا بہت اونچا مقام ہے۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے بعد میں اسی طریق عزیمت کو اختیار فرمایا۔

[1] صحیح۔ سنن ابی داؤد للالبانی، کتاب الزکوٰۃ باب کراھیۃ المسألۃ' رقم: 1643

سوال نہ کرنے پر مزید انعامات

قناعت کی دولت:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ، وَرُزِقَ كَفَافًا، وَقَنَّعَهُ اللهُ بِمَا آتَاهُ. ❶

''وہ شخص کامیاب ہوگیا جس نے اسلام قبول کرلیا اور برابر سرابر روزی دیا گیا اور اللہ نے اس کو جو کچھ دیا' اس پر اس کو قناعت کی توفیق سے نواز دیا۔''

کفاف۔اتنی روزی کہ نہ زیادہ ہو نہ کم۔روزی کی اتنی مقدار کو کفاف اس لئے کہتے ہیں کہ یہ لوگوں سے سوال کرنے سے روک دیتی ہے۔

سوال سے بچنے کی توفیق:

حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ، وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللهُ. ❷

اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور (خرچ کرنے کی) ابتداء ان لوگوں سے کر' جن کی کفالت تیرے ذمے ہے اور بہترین صدقہ وہ ہے جو اپنی ضروریات پوری کرنے کے بعد ہو اور جو سوال سے بچتا ہے' اللہ اسے بچا لیتا ہے اور جو لوگوں سے بے نیازی اختیار کرے اللہ اسے بے نیاز کر دیتا ہے۔

صرف تین بندوں کو سوال کرنے کی اجازت:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زیر نظر حدیث میں صرف تین بندوں کو سوال کی اجازت دی ہے ان کے علاوہ کسی کے لئے سوال کرنا حرام ہے:

---

❶ صحیح مسلم۔ کتاب الزکوۃ' باب الکفاف و القناعۃ' رقم: 1054

❷ صحیح بخاری، کتاب الزکاۃ، باب لاصدقۃ إلاعن ظھر غنی، رقم: 1427

وَعَنْ أَبِي بِشْرٍ قَبِيصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَسْأَلُهُ فِيهَا. فَقَالَ: ((أَقِمْ حَتّٰى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرَ لَكَ بِهَا)) ثُمَّ قَالَ: ((يَا قَبِيصَةُ! إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ: رَجُلٌ تَحَمَّلَ حَمَالَةً، فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَهَا، ثُمَّ يُمْسِكُ، وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهُ، فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ۔ أَوْ قَالَ: سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ۔ وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ، حَتّٰى يَقُولَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَى مِنْ قَوْمِهِ: لَقَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ، فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ۔ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ۔ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيصَةُ! سُحْتٌ، يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا)) [1]

حضرت ابو بشر قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے (دو فریقوں کے درمیان جھگڑا ختم کرانے کے لئے) ضمانت اٹھالی۔ پس میں اس سلسلے میں بغرض سوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ٹھہرو' یہاں تک کہ ہمارے پاس صدقے کا مال آئے' پھر تمہارے لئے حکم دیں گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے قبیصہ! تین آدمیوں کے سوا کسی کے لئے سوال کرنا جائز نہیں ہے۔ ایک وہ جو (تمہاری طرح) ضمانت اٹھالے' پس اس کے لئے سوال کرنا جائز ہے یہاں تک کہ ضرورت کے مطابق وہ حاصل کرلے' پھر وہ رک جائے (دوسرا) وہ آدمی جو کسی آفت یا حادثے کا شکار ہو گیا جس نے اس کے مال کو تباہ و برباد کر دیا' اس کے لئے بھی اس حد تک سوال کرنا جائز ہے جس سے اسے اپنی گزران کے مطابق مال حاصل ہو جائے یا (فرمایا) جو اس کی حاجت کو پورا کر دے۔ (تیسرا) وہ آدمی جو فاقے کی حالت کو پہنچ جائے حتیٰ کہ اس کی قوم کے تین عقلمند آدمی گواہی دیں کہ فلاں شخص فاقے میں مبتلا ہے' تو اس کے لئے سوال کرنا جائز ہے یہاں تک کہ وہ گزران کے مطابق مال حاصل کرے یا (فرمایا) جو اس کی حاجت کو پورا کر دے۔ ان کے سوا اے قبیصہ! سوال کرنا حرام ہے اور ایسا سوال کرنے والا حرام کھاتا ہے۔

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب من تحل له المسألة، رقم: 1044

اچھے اخلاق والا

اچھا اخلاق نہ صرف بندے کو جنت کا وارث بنا دیتا ہے بلکہ اسے لوگوں میں بھی ہر دلعزیز اور محبوب بنا دیتا ہے اس لئے کہ لوگ اس کی خندہ پیشانی سے اس کے اسیر ہو جاتے ہیں آیئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی میٹھی زبان سے ایسے لوگوں کیلئے جنت کی بشارتیں پڑھیں۔

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ؛ قَالَ: ((تَقْوَى اللهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ)) وَسُئِلَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ. فَقَالَ: ((الْفَمُ وَالْفَرْجُ)). [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کون سے عمل' انسانوں کے زیادہ جنت میں جانے کا سبب بنیں گے؟ آپ نے فرمایا' اللہ کا ڈر اور حسن اخلاق۔ اور پوچھا گیا' کون سی چیزیں انسانوں کے زیادہ جہنم میں جانے کا سبب ہوں گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: منہ اور شرم گاہ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا. وَبِبَيْتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَإِنْ كَانَ مَازِحًا. وَبِبَيْتٍ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسُنَ خُلُقُهُ)) [2]

میں اس شخص کے لئے جنت کے اطراف میں ایک گھر کا ضامن ہوں جس نے حق پر ہوتے ہوئے بھی جھگڑا چھوڑ دیا (اپنے حق سے دست بردار ہو گیا) اور اس شخص کیلئے جنت کے درمیان میں ایک گھر کا ضامن ہوں جس نے مزاح کے طور پر بھی جھوٹ کا ارتکاب نہیں کیا۔ اور اس شخص کے لئے جنت کے بلند ترین حصے میں ایک گھر کا ضامن ہوں جس کا اخلاق اچھا ہوا۔

---

[1] حسن سنن ترمذی للالبانی، ابواب البر والصلة، باب ماجاء فی حسن الخلق، رقم: 2004

[2] حسن، سنن أبی داؤد للالبانی، کتاب الادب باب حسن الخلق، رقم: 4800

اچھے اخلاق پر مزید نوازشیں

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرب:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا، وَإِنَّ أَبْغَضَكُمْ إِلَيَّ وَأَبْعَدَكُمْ مِنِّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، الثَّرْثَارُونَ وَالْمُتَشَدِّقُونَ وَالْمُتَفَيْهِقُونَ)) قَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ قَدْ عَلِمْنَا ((الثَّرْثَارُونَ وَالْمُتَشَدِّقُونَ)) فَمَا الْمُتَفَيْهِقُونَ؟ قَالَ ((الْمُتَكَبِّرُونَ)).[1]

قیامت کے روز مجھے سب سے زیادہ محبوب اور ہم نشینی کے اعتبار سے میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو تم میں اخلاق میں سب سے زیادہ اچھا ہوگا۔ اور تم میں سے مجھے سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور مجھ سے سب سے زیادہ دور قیامت کے روز وہ ہوں گے جو بہت باتونی، تصنع سے باتیں کرنے والے اور تکبر سے باچھیں کھول کھول کر گفتگو کرنے والے ہوں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! باتونی اور تصنع سے باتیں کرنے والے کو تو ہم جان گئے لیکن یہ متفیهقون کون ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ تکبر کرنے والے۔

روزے دار اور تہجد گزار جیسا مقام:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمارہے تھے:

((إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ))[2]

''مومن یقینا اپنے حسن اخلاق سے وہ درجہ پالیتا ہے جو ایک روزہ دار اور شب بیدار شخص کے حصے میں آئے گا۔''

---

[1] صحیح، سنن ترمذی، أبواب البر والصلة، باب ماجاء في معالي الاخلاق، رقم:2018

[2] صحیح، سنن أبي داؤد للالباني، کتاب الادب، باب حسن الخلق، رقم:4798

اچھے اخلاق سے ایمان کی تکمیل:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ)) ❶

''سب سے زیادہ کامل ایمان والے وہ لوگ ہیں جو مسلمانوں میں سب سے زیادہ اچھے اخلاق والے ہیں۔ اور تم میں سے سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو تم میں اپنی عورتوں کے حق میں سب سے بہتر ہیں۔''

میزان عمل میں بھاری:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ شَيْءٍ أَثْقَلُ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ، وَإِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيءَ)) ❷

قیامت والے دن مومن بندے کے میزان میں حسن اخلاق سے زیادہ بھاری چیز کوئی نہیں ہوگی اور یقیناً اللہ تعالیٰ بدزبان اور بے ہودہ گوئی کرنے والے کو ناپسند کرتا ہے۔

سب سے بہتر شخص:

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا، وَكَانَ يَقُولُ: ((إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا)) ❸

''حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو فحش گو تھے اور نہ تکلف سے بدزبانی کرنے والے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو تم میں اخلاق میں سب سے اچھا ہے۔''

❀❀❀

---

❶ حسن، سنن ترمذی للالبانی، ابواب الرضاعة، باب ماجاء فی حق المرأة علی زوجها، رقم: 1162

❷ صحیح سنن ترمذی، أبواب البر والصلة، باب ماجاء فی حسن الخلق، رقم: 2002

❸ صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب صفة النبی ﷺ، رقم: 3559

اللہ کی رضا کیلئے دین سیکھنے والا

احادیث میں جہاں بھی علم سیکھنے پر انعامات کا بیان ہوا ہے وہاں علم سے مراد شریعت کا علم ہے دین وشریعت کے علم پر ہی فضیلتیں ہیں دنیاوی علوم سے مراد فنون ہیں اور دنیاوی علم فن ہی سکھاتے ہیں فن اور شریعت میں فرق ہے شریعت میں بھٹکی ہوئی انسانیت کیلئے ہدایت کا سامان ہے اور اس کے ذریعہ سے گمراہیوں کے تاریک بادل چھٹ جاتے ہیں جبکہ فنون صرف رفاہی کاموں کو سرانجام دینے کیلئے استعمال ہوتے ہیں اس لئے ایک انجنیئر یا ڈاکٹر جتنا بھی تعلیم یافتہ ہو اگر وہ دین اور شریعت سے بالکل کورا ہے تو اسلام میں وہ جاہل سمجھا جائے گا وہ اپنے شعبہ اور فن سے رفاہ عامہ کے کام تو بہت کر سکتا ہے دین وشریعت کو چھوڑ کر جنت نہیں پا سکتا زیر نظر احادیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس علم پر جنت کی بشارتیں دی ہیں اس سے مراد دینی علم ہی ہے۔

جنت کا راستہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ بِهِ طَرِيْقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِيْ بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ وَمَنْ بَطَّأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ. [1]

”جو شخص علم دین حاصل کرنے کے لیے کسی راستہ پر چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔ اور جب کچھ لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں بیٹھ کر اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور اسے آپس میں ایک دوسرے کو پڑھاتے ہیں تو ان پر سکون نازل ہوتا ہے، رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے ان کو گھیرے میں لے لیتے ہیں، اور ایسے لوگوں کا تذکرہ اللہ تعالیٰ اپنے مقرب فرشتوں میں کرتا ہے۔ اور جس کو اس کا عمل ہی پیچھے چھوڑ دے اس کا نسب اسے آگے نہیں بڑھا سکتا۔“

[1] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن وعلی الذکر، رقم:2699

{مزید فضیلتیں}

دیگر مخلوقات کی جانب سے رحمت کی دعائیں:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

((فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ)) ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَهْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى النَّمْلَةَ فِي جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوتَ لَيُصَلُّونَ عَلَى مُعَلِّمِي النَّاسِ الْخَيْرَ)).❶

عابد پر عالم کی فضیلت ایسے ہی ہے جیسے میری فضیلت تمہارے ایک ادنیٰ آدمی پر۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' بے شک اللہ تعالیٰ اس کے فرشتے اور آسمان وزمین کی مخلوق' حتیٰ کہ چیونٹی اپنے بل میں اور مچھلی تک (پانی میں)' لوگوں کو بھلائی سکھلانے والوں پر (اپنے اپنے انداز میں) دعائے رحمت بھیجتی اور دعائیں کرتی ہیں۔

اللہ اُسے خوش رکھے:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((نَضَّرَ اللهُ اِمْرَءًا سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا. فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ))❷

اللہ تعالیٰ اس آدمی کو تروتازہ رکھے جو ہم سے کوئی بات سنے' پھر اسے اسی طرح دوسروں تک پہنچا دے جس طرح اس نے سنا۔ اس لئے کہ بہت سے ایسے لوگ' جن کو بات پہنچائی جائے' سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔

صدقہ جاریہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا مَاتَ ابْنُ آدَمَ انْقَطَعَ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ: صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ. أَوْ عِلْمٍ

---

❶ صحیح، سنن ترمذی، أبواب العلم، باب ماجاء فی فضل الفقه علی العبادة، رقم: 2685

❷ صحیح، سنن ترمذی، ابواب العلم، باب ماجاء فی الحث علی تبلیغ السماع، رقم: 2657

يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهُ)) ❶

جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے، مگر تین چیزوں کا ثواب اسے ملتا رہتا ہے، ایک صدقہ جاریہ، یا وہ علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے۔ یا نیک اولاد جو اس کیلئے دعائے خیر کرتی رہے۔

علماء کی موت سے نقصان:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ، وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى إِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا، اِتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسًا جُهَّالًا، فَسُئِلُوْا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَضَلُّوْا وَأَضَلُّوْا)) ❷

اللہ تعالیٰ علم اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ اسے لوگوں (کے سینوں) سے کھینچ لے، لیکن وہ علم کو علماء کی وفات کے ذریعے سے اٹھائے گا۔ یہاں تک کہ جب وہ کسی عالم کو باقی نہیں رکھے گا تو لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے، پس ان سے سوال کیا جائے گا تو وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے اور (یوں) خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

❶ صحیح مسلم، کتاب الوصیة، باب مایلحق الانسان من الثواب بعد وفاته، ح: 1631
❷ صحیح بخاری، کتاب کتاب العلم، باب کیف یقبض العلم؟، رقم: 100

دو یا دو سے زیادہ بیٹیوں کی تربیت کرنے والا

بیٹی کی پیدائش گھر کے آنگن میں اللہ کی رحمت کا نزول ہے نبی ﷺ خود بیٹیوں کے باپ تھے آپ بیٹیوں سے انتہائی محبت اور شفقت کا اظہار کرتے بیٹی کی پیدائش پر ناک بھوں چڑھانا جاہلیت والا کام اور اللہ کے غضب کو دعوت دینے والا عمل ہے نبی ﷺ نے بیٹیوں کی تربیت کرنے اور انہیں محبت سے پالنے پوسنے والے سے قیامت کے دن اپنے قرب کا وعدہ کیا ہے، اس ضمن میں چند روایات درج ہیں:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ) وَضَمَّ أَصَابِعَهُ. [1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے دو لڑکیوں کو ان کے جوان ہونے تک پالا پوسا' قیامت کے دن میں اور وہ اس طرح آئیں گے۔'' اور (یہ قرب بتانے کے لیے) آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو آپس میں ملایا۔

جہنم سے بچاؤ کیلئے آڑ:

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَتْ عَلَيَّ امْرَأَةٌ وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلُ. فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِيْ شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا. ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ. فَدَخَلَ النَّبِيُّ عَلَيْنَا. فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: ((مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ)) [2]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک عورت اس حال میں آئی کہ اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں تھیں' وہ سوال کر رہی تھی۔ اس نے میرے پاس

---

[1] صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب فضل الاحسان الی البنات، رقم: 2631

[2] صحیح بخاری، کتاب الزکاة، باب ((اتقوا النار ولو بشق تمرة)) رقم: 1418

سوائے ایک کھجور کے کچھ نہ پایا' چنانچہ وہ کھجور میں نے اسے دے دی۔ اس نے اس کے دو حصے کر کے اپنی دونوں بیٹیوں میں تقسیم کر دیا اور خود اس میں سے کچھ نہیں کھایا' پھر کھڑی ہوئی اور چلی گئی۔ پھر جب نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ کو یہ بات بتلائی' آپ ﷺ نے فرمایا' جس کو ان بیٹیوں میں سے کسی معاملے کے ساتھ آزمایا جائے' پس وہ ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے تو وہ بیٹیاں اس کے لئے جہنم کی آگ سے پردہ بن جائیں گی۔

ایک اور روایت میں یوں ذکر ہے:

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَتْنِي مِسْكِينَةٌ تَحْمِلُ ابْنَتَيْنِ لَهَا، فَأَطْعَمْتُهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ، فَأَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً وَرَفَعَتْ إِلَى فِيهَا تَمْرَةً لِتَأْكُلَهَا، فَاسْتَطْعَمَتْهَا ابْنَتَاهَا، فَشَقَّتِ التَّمْرَةَ الَّتِي كَانَتْ تُرِيدُ أَنْ تَأْكُلَهَا بَيْنَهُمَا، فَأَعْجَبَنِي شَأْنُهَا، فَذَكَرْتُ الَّذِي صَنَعَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: (إِنَّ اللهَ قَدْ أَوْجَبَ لَهَا بِهَا الْجَنَّةَ، أَوْ أَعْتَقَهَا بِهَا مِنَ النَّارِ) [1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک مسکین عورت اپنی دو بیٹیاں اٹھائے ہوئے آئی۔ میں نے اسے کھانے کیلئے تین کھجوریں دیں۔ پس اس نے دو کھجوریں تو اپنی دو بیٹیوں کو دے دیں اور ایک کھجور اس نے کھانے کیلئے اپنے منہ کی طرف بڑھائی تو وہ بھی اس سے اس کی بیٹیوں نے کھانے کیلئے مانگ لی' چنانچہ اس نے وہ کھجور بھی' جسے وہ خود کھانا چاہتی تھی' اس کے دو حصے کر کے اپنی دونوں بیٹیوں میں تقسیم کر دی۔ مجھے اس کی یہ بات بڑی اچھی لگی۔ میں نے اس واقعے کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا' تو آپ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کی وجہ سے اس کیلئے جنت واجب فرما دی ہے (یا یہ فرمایا) کہ اس کی وجہ سے اسے جہنم کی آگ سے آزاد کر دیا ہے۔

[1] صحیح مسلم: کتاب البر والصلة، باب فضل الاحسان إلى البنات، رقم: 2630
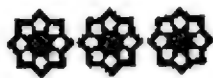
ماں باپ کی خدمت کرنے والا

والدین گلستانِ ہستی میں سے ایسے دو شجر سایہ دار ہیں جو اپنے گھر میں کھلنے والے ننھے پھولوں کو اپنی جان پر مشقتیں برداشت کر کے پروان چڑھاتے ہیں، ان کی خواہش ہوتی ہے کہ ان کی عمر بھی اولاد کو لگ جائے۔ والدین کے بڑھاپے میں جو بندہ احسان فراموش بن جائے تو یہ اس کی انتہا درجہ کی بے وفائی اور ظلم ہے اللہ تعالیٰ کو ایسے بندے پسند نہیں ہیں جو والدین کو بھول کے نئی منزلوں کی تلاش میں نکل کھڑے ہوتے ہیں اور والدین سے محبت پیار کا سلوک کرنے والے کو نبی ﷺ نے جنت کی بشارت دی ہے اور جو والدین کی خدمت میں کوتاہی کر کے جنت کا راستہ کھو بیٹھا اس پر ان الفاظ میں افسوس کا اظہار کیا ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((رَغِمَ أَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ)) [1]

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو، رسوا ہو اور ذلیل ہو، جس نے اپنے والدین میں سے کسی ایک کو بڑھاپے میں پایا۔ پھر (ان کو راضی کر کے) جنت میں داخل نہ ہوا۔"

[1] صحیح مسلم: کتاب البر و الصلۃ و الآداب، باب رغم انف من ادرک ابویہ، رقم: 2551

شوہر کی اطاعت کرنے والی عورت

عورت شوہر کے لئے محبت کا ایک مرہم ہے اور دکھ سکھ میں اس کی غمخوار اگر عورت شوہر کی فرمانبرداری کرے زندگی کی کٹھن راہوں میں اسے پریشان کرنے کی بجائے اسے حوصلہ عطا کرے اور اس کے دکھ درد کو اپنا دکھ اور اسی کی خوشیوں کو اپنی خوشیاں سمجھتے ہوئے اسکی اطاعت پر کمر بستہ رہے تو ایسی عورت کے لئے نبی ﷺ کی زبان مبارک سے جنت کی خوشخبری ہے وہ رب تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے نوافل کی بجائے صرف فرائض ہی پورے کرتی جائے تو بھی اللہ اس سے راضی ہو جائے گا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ((اِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَحَصَّنَتْ فَرْجَهَا وَاَطَاعَتْ زَوْجَهَا قِيْلَ لَهَا أُدْخُلِي الْجَنَّةَ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتِ)) [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو عورت پانچ نمازیں ادا کرے رمضان کے روزے رکھے، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے (قیامت کے روز) اسے کہا جائے گا جنت کے (آٹھوں) دروازوں میں سے جس سے چاہو داخل ہو جاؤ۔''

ایک اور حدیثِ مبارک ہے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِرِجَالِكُمْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ اَلنَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ وَالشَّهِيْدُ فِي الْجَنَّةِ، وَالصِّدِّيْقُ فِي الْجَنَّةِ اَلْمَوْلُوْدُ فِي الْجَنَّةِ وَالرَّجُلُ يَزُوْرُ أَخَاهُ فِي نَاحِيَةِ الْمِصْرِ فِي اللهِ فِي الْجَنَّةِ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِنِسَاءِكُمْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ اَلْوَدُوْدُ الْوَدُوْدُ اَلْوَلُوْدُ اَلْعَوُوْدُ الَّتِي اِذَا ظُلِمَتْ قَالَتْ هٰذِهٖ يَدِيْ فِيْ يَدِكَ لَا أَذُوْقُ غُمْضًا حَتّٰى تَرْضٰى)) [2]

---

[1] صحیح الجامع الصغیر و زیادتہ للالبانی، 174/1، رقم:660

[2] حسن، سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ، 578/1، رقم:287

''میں تمہیں جنت میں جانے والے مردوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ (سنو) نبی جنتی ہے، شہید جنتی ہے، صدیق جنتی ہے، پیدا ہوتے ہی فوت ہونے والا بچہ جنتی ہے، دور دراز سے اپنے بھائی کو محض اللہ کی رضا کے لئے ملنے والا جنتی ہے۔ کیا میں تمہیں جنت میں جانے والی عورتوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ اپنے شوہر سے محبت کرنے والی، زیادہ بچوں کو جنم دینے (کی تکلیف اٹھانے) والی اور وہ نیک عورت کہ جس کا شوہر اس پر ظلم کرے تو کہے ''میرا ہاتھ تیرے ہاتھ میں ہے، میں اس وقت تک نہیں سوؤں گی جب تک تو راضی نہ ہو جائے۔''

زبان اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے والا

اکثر گناہ زبان اور شرمگاہ کی لغزشوں سے ہی رونما ہوتے ہیں، ان کی وجہ سے بعض دفعہ بندے کا اپنا مقام و مرتبہ بھی جاتا رہتا ہے اور اللہ کی نظر رحمت سے بھی دور ہو جاتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اس بندے کے لئے جنت کی ضمانت دی ہے جو ان دونوں چیزوں کی حفاظت کی ضمانت دے، روایت درج ذیل ہے:

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ يَّضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ)) [1]

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص مجھے ضمانت دے اس چیز کی جو دو جبڑوں کے درمیان ہے (یعنی زبان) اور اس چیز کی جو دو ٹانگوں کے درمیان ہے (یعنی شرمگاہ کی) میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔''

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِضْمَنُوْا لِيْ سِتًّا مِّنْ أَنْفُسِكُمْ أَضْمَنْ لَكُمُ الْجَنَّةَ أُصْدُقُوْا إِذَا حَدَّثْتُمْ وَأَوْفُوْا إِذَا وَعَدْتُّمْ وَأَدُّوْا إِذَا اؤْتُمِنْتُمْ، وَاحْفَظُوْا فُرُوْجَكُمْ وَغُضُّوْا أَبْصَارَكُمْ وَكُفُّوْا أَيْدِيَكُمْ)) [2]

''تم اپنی طرف سے مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے دو، میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ (۱) جب بات کرو تو سچ بولو۔ (۲) جب کسی سے وعدہ کرو تو پورا کیا کرو۔ (۳) جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو اس کو پورا ادا کرو۔ (۴) اپنی عزت و آبرو کی حفاظت کرو۔ (۵) اپنی نظروں کو نیچا رکھو۔ (۶) اور اپنے ہاتھوں کو (لوگوں کو نقصان پہنچانے سے) روکے رکھو۔''

❁......❁......❁

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب حفظ اللسان، رقم: 6474

[2] حسن سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ، 3/454 برقم: 1470

حج مبرور کرنے والا

اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کیلئے حج یا عمرہ کرنا ایسا عمل ہے جو بندے کو جنت کا حقدار بنا دیتا ہے۔ روایات پڑھیے:

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ اَتٰی هٰذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔ ❶

''حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اس گھر (بیت اللہ) میں آیا نہ اس نے شہوت رانی کی باتیں کیں اور نہ گناہ کیا تو وہ (حج کے بعد ایسا ہو کر) پلٹا جیسے اس کی ماں نے اسے ابھی جنم دیا ہو۔''

ظاہر بات ہے جو آدمی گناہوں سے پاک ہو گیا وہ اس بچے کی طرح ہی ہے جس نے آج ہی جنم لیا ہو وہ دوزخ میں نہیں جا سکتا۔ دوزخ کی آگ تو گناہ گاروں کیلئے ہے اللہ تعالیٰ نے اصول بنا دیا ہے۔

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِيْمٍ ۝ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِيْمٍ ۝ (الانفطار، ۱۳، ۱۴)

''بے شک نیک لوگ البتہ نعمتوں (والی جنت) میں ہوں گے اور بلاشبہ فاجر لوگ جہنم میں ہوں گے۔''

اس چیز کی وضاحت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یوں کر دی گئی ہے:

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ الْعُمْرَةُ اِلَی الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّةَ۔ ❷

''حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک درمیان میں ہونے والی لغزشوں کیلئے کفارہ ہو جاتا ہے اور حجِ

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الحج باب فضل الحج والعمرۃ، رقم: 1350

❷ صحیح بخاری کتاب العمرہ باب وجوب العمرۃ وفضلها، رقم: 1773

مقبول کا بدلہ جنت کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا۔“

یعنی حج اتنا افضل عمل ہے کہ اس کا بدل جنت سے کم کوئی چیز بن ہی نہیں سکتی اس لئے کہ حج نے اسے گناہوں کے میل کچیل سے دھو کر پاک وصاف کر دیا ہے اور دوزخ میں بھیجا جاتا ہے گناہوں کی سزا بھگتنے کیلئے' جب گناہوں کا وجود ہی نہ رہا تو دوزخ کی آگ بھی اس کے قریب نہ پھٹک سکے گی۔

❁......❁......❁

حافظ قرآن

قرآن حکیم کا حفظ کر لینا ایک بہت بڑا اعزاز ہے، دنیا کی کوئی ڈگری اور ڈپلومہ اس فضیلت میں حفظ قرآن کا مقابلہ نہیں کر سکتا، قرآن کو حفظ کرنے سے جہاں بندے کو روحانی قوتیں مل جاتی ہیں اور اس کے دل و دماغ کے کئی بند دریچے کھل جاتے ہیں وہاں اس کے لئے جنت کے اعلیٰ درجات کی بشارت بھی ہے لیکن یہ بشارت اس کے لئے ہے جو اس کے تقاضوں پر عمل بھی کرے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ إِذَا دَخَلَ الْجَنَّةَ اِقْرَأْ وَاصْعَدْ فَيَقْرَأُ وَيَصْعَدُ بِكُلِّ آيَةٍ دَرَجَةً حَتّٰى يَقْرَأَ آخِرَ شَيْءٍ مَعَهُ)) [1]

”حافظ قرآن جنت میں داخل ہوگا تو اسے کہا جائے گا قرآن کی تلاوت کرتا جا اور درجے چڑھتا جا، چنانچہ وہ ہر آیت کے بدلہ میں ایک درجہ بلند ہوتا جائے گا حتیٰ کہ آخری آیت تک پہنچ جائے گا جو اسے یاد ہوگی اور وہی اس کا (مستقل) درجہ ہوگا۔“

قرآن حکیم پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی فضیلت:

اس ضمن میں تین روایتیں درج ذیل ہیں:

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اقْرَؤُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيْعًا لِأَصْحَابِهِ)) [2]

”حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، قرآن (کثرت سے) پڑھا کرو، اس لئے کہ قیامت والے دن یہ اپنے (پڑھنے والے) ساتھیوں کے لئے سفارشی بن کر آئے گا۔“

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَالَّذِي

---

[1] صحیح سنن ابن ماجہ للالبانی، کتاب الادب، باب ثواب القرآن: رقم: 3780

[2] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل قراءۃ القرآن، رقم: 804

يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ)) ❶

''جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور وہ (صحت کے ساتھ) قرآن کریم پڑھنے میں ماہر ہے، تو وہ (قیامت کے دن) بزرگ، نیکوکار فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو قرآن اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور اس کے پڑھنے میں اسے مشقت ہوتی ہے، اس کے لئے دگنا اجر ہے۔''

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَّيَضَعُ بِهِ آخَرِيْنَ)) ❷

''اللہ تعالیٰ اس کتاب (قرآن مجید) کی وجہ سے بہت سے لوگوں کو سرفراز فرمائے گا اور اسی کی وجہ سے دوسروں کو ذلیل کر دے گا۔''

مطلب یہ ہے کہ قرآن حکیم پر عمل کرنے میں نجات بھی ہے اور اس سے ہی قوموں کو عروج وترقی سے نوازا جاتا ہے اور اسے پسِ پشت ڈالنے اور عمل سے منہ موڑ لینے پر ذلت اور رسوائی ہے اور قوم کا زوال شروع ہو جاتا ہے۔

سورہ ملک اور سورہ بقرہ کی سفارش:

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((يُؤْتَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِالْقُرْآنِ وَأَهْلِهِ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ بِهِ فِي الدُّنْيَا تَقْدُمُهُ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَآلُ عِمْرَانَ، تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا)) ❸

''قیامت والے دن قرآن کو اور ان لوگوں کو جو دنیا میں اس پر عمل کرتے تھے، (بارگاہِ الٰہی میں) پیش کیا جائے گا، سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران ان کے آگے آگے ہوں گی، اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے جھگڑا کریں گی۔''

❶ صحیح مسلم: کتاب المسافرین، باب الماہر بالقرآن والذی یتتعتع فیہ، رقم: 798

❷ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل من یقوم بالقرآن ویعلمہ، رقم: 817

❸ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل قراءۃ القرآن، رقم: 805

مریض کی عیادت کرنے والا

عیادت مریض کا مقصد بیمار کو تسلی و تشفی دینا ہے اس کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرنا تاکہ وہ بیماری سے رنجیدہ دل نہ ہو اور اپنے آپ کو تنہا تصور نہ کرے تیمارداری کرنے والے کی زبان سے ادا ہونے والے چند محبت کے بول مریض کے زخموں پر مرہم کا پھایہ رکھ دیتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ عَادَ مَرِيضًا أَوْزَارَ أَخًا لَهُ فِي اللهِ نَادَاهُ مُنَادٍ أَنْ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا)) [1]

''جو شخص کسی مریض کی عیادت کرتا ہے یا جا کر اپنے کسی دینی بھائی سے ملاقات کرتا ہے تو ایک اعلان کرنے والا اعلان کرتا ہے: خوش ہو جا! تیرا چلنا اچھا رہا' اور تو نے اپنی جگہ جنت میں بنالی۔''

مسلم کی ایک روایت میں ہے۔

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((عَائِدُ الْمَرِيضِ فِي مَخْرَفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ)) [2]

''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مریض کی عیادت کرنے والا جب تک واپس نہ آجائے تب تک جنت کے باغ میں رہتا ہے۔''

❀......❀......❀

---

[1] حسن سنن الترمذی، ابواب البر والصلۃ، باب ماجاء فی زیارۃ الاخوان، رقم: 2008

[2] صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب فضل عیادۃ المریض، رقم: 2568

ہمسایوں سے اچھا سلوک

فرد معاشرہ کی ایک اکائی ہے افراد سے مل کر معاشرہ وجود پاتا ہے انسان الگ تھلگ انسانوں سے کٹ کر نہیں رہ سکتا اور معاشرتی کام بھی اس طرح سے چلتے ہیں کہ وہ اردگرد رہنے والے بے شمار لوگوں کے کام آتا ہے اور وہ لوگ اس سے تعاون کرتے ہیں اور یوں زندگی کی گاڑی چلتی ہے ان معاملات میں سب سے زیادہ قریب اس کے ہمسائے ہوتے ہیں جو بندے کے دکھ درد کے ساتھی بلکہ اس کے جان و مال اور عزت و آبرو کے محافظ بھی ہوتے ہیں ہمسایوں سے نیک سلوک کرنے پر نہ صرف معاشرہ میں امن وسکون قائم رہتا ہے بلکہ یہ عمل جنت میں لے جانے کا سبب بھی بن جاتا ہے آیئے نبی ﷺ کا فرمان پڑھیے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ ! فُلَانَةٌ تَصُوْمُ النَّهَارَ وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ وَتُؤْذِيْ جِيْرَانَهَا. قَالَ ((هِيَ فِي النَّارِ)) قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ !فُلَانَةٌ تُصَلِّي الْمَكْتُوْبَاتِ وَتَصَدَّقُ بِالْأَثْوَارِ مِنَ الْأَقِطِ وَلَا تُؤْذِيْ جِيْرَانَهَا. قَالَ ((هِيَ فِي الْجَنَّةِ)) [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ ! فلاں عورت دن کو روزے رکھتی ہے' رات کو قیام کرتی ہے' لیکن ہمسایوں کو اذیت پہنچاتی ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا ''یہ عورت جہنم میں ہے'' پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے (ایک دوسری عورت کے بارے میں) عرض کیا...... ''فلاں عورت صرف فرض ادا کرتی ہے اور پنیر کے ٹکڑے وغیرہ صدقہ کرتی ہے' لیکن ہمسایوں کو اذیت نہیں پہنچاتی۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''یہ عورت جنتی ہے۔''

ایک اور روایت میں اچھے پڑوسی کو یوں قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے:

---

[1] حسن، مسند احمد تعلیق شعیب الارنؤوط، مسند ابی ہریرۃ، رقم: 9276

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((خَيْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ وَخَيْرُ الْجِيْرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهِ)) [1]

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ کے ہاں' ساتھیوں میں سب سے بہتر ساتھی وہ ہے جو اپنے ساتھی کے لئے بہتر ہو اور پڑوسیوں میں سب سے بہتر پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے حق میں بہتر ہو۔''

❁......❁......❁

---

[1] صحیح، جامع ترمذی للالبانی، ابواب البر والصلة، باب ماجاء فی حق الجوار، رقم: 1944

کثرت سے سلام کرنے والا

سلام خوبصورت لفظوں کا ایک مہکتا ہوا تحفہ ہے جو ایک مسلمان اپنے بھائی کو بوقت ملاقات پیش کرتا ہے کتنی مٹھاس ہے اس کلمہ میں ''تم پر سلامتی اور رحمت ہو'' یہ کلمہ آپس میں محبت بڑھانے کا ذریعہ ہے اور ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑنے میں اکسیر کا درجہ رکھتا ہے اور کثرت سے سلام کہنے والے سلامتی سے ہی جنت میں داخل ہوجائیں گے درج ذیل روایت اس کی دلیل ہے:

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يَآ أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ)) [1]

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''لوگو! سلام پھیلاؤ (یعنی کثرت سے سلام کیا کرو)' (لوگوں کو) کھانا کھلاؤ' اور جب (دوسرے) لوگ سو رہے ہوں تو نماز پڑھو (ان اعمال کے نتیجے میں) سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہوجاؤ گے۔''

یتیم کی کفالت کرنے والا

یتیم کے سر پر دست شفقت رکھنا اور اسے پالنا پوسنا بڑے اجر وثواب کا کام ہے یتیم کی کفالت کرنے والا قیامت کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوگا جیسا کہ اس روایت میں ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((كَافِلُ الْيَتِيمِ لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ أَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ)) [2]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''یتیم کی کفالت کرنے والا خواہ یتیم اس کا رشتہ دار ہو یا کوئی اور ہو' وہ اور میں جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح (ساتھ ساتھ) ہوں گے۔''

---

[1] صحیح، جامع ترمذی للالبانی، ابواب صفة القيامة، باب منه رقم: 2485

[2] صحیح مسلم، کتاب الزهد والرقائق، باب الاحسان إلى الارملة، رقم: 2983

اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا

اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کی بہت فضیلت بیان ہوئی ہے جہاد فی سبیل اللہ ایک ایسا راستہ ہے جو جنت کے دروازے کی طرف جاتا ہے چند احادیث اس بارے میں نقل کی جاتی ہیں:

حدیث نمبر ۱:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عَنْ مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيْلِ اللهِ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)) [1]

"جس مسلمان آدمی نے اللہ کی راہ میں اتنی دیر قتال کیا جتنی دیر اونٹنی کا دودھ دوھنے میں لگتی ہے اس پر جنت واجب ہوگئی ہے۔"

حدیث نمبر ۲:

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ تَعَالَى؟ قَالَ: ((الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا)) قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ((بِرُّ الْوَالِدَيْنِ)) قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ((الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللهِ)) [2]

"حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے سوال کیا' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کون سا عمل اللہ کو سب سے زیادہ پسند ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اپنے وقت پر نماز پڑھنا۔ میں نے کہا' پھر کون سا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنا۔ میں نے کہا' پھر کون سا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔"

---

[1] صحیح، جامع ترمذی، للالبانی ابو اب فضائل الجهاد، باب ماجاء فیمن یکلم فی سبیل الله، رقم: 1657

[2] صحیح بخاری، کتاب المواقیت باب فضل الصلاة لوقتها، رقم: 527

حدیث نمبر ۳:

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِشِعْبٍ فِيهِ عُيَيْنَةٌ مِنْ مَاءٍ عَذْبَةٍ، فَأَعْجَبَتْهُ، فَقَالَ: لَوِ اعْتَزَلْتُ النَّاسَ فَأَقَمْتُ فِي هَذَا الشِّعْبِ، وَلَنْ أَفْعَلَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللهِ ﷺ: فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: فَقَالَ: ((لَا تَفْعَلْ، فَإِنَّ مُقَامَ أَحَدِكُمْ فِي سَبِيلِ اللهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ سَبْعِينَ عَامًا. أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللهُ لَكُمْ وَيُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ؛ اُغْزُوا فِي سَبِيلِ اللهِ، مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)) [1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اصحاب رسول میں سے ایک آدمی کا ایک ایسی گھاٹی سے گزر ہوا جس میں پانی کا ایک پاکیزہ چھوٹا سا چشمہ تھا' اس نے اس کے دل کو لبھایا' تو اس نے کہا' کاش میں لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کر کے اس گھاٹی میں اقامت پذیر ہو جاؤں (تو کیا خوب ہو) لیکن میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا یہاں تک کہ (پہلے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے لوں۔ پس اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا تو آپ نے فرمایا' ایسا نہ کرو' اس لئے کہ تمہارے کسی ایک آدمی کا اللہ کی راہ میں قیام (جہاد) کرنا' اس کے اپنے گھر کی ۷۰ سالہ نماز سے بہتر ہے۔ کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں بخش دے اور جنت میں داخل کر دے؟ (اس لئے) تم اللہ کے راستے میں جہاد کرو' جس نے اللہ کے راستے میں اونٹنی کے دوبارہ دوہنے کے درمیانی وقفے جتنی مدت کیلئے بھی جہاد کیا تو اس کیلئے جنت واجب ہوگئی۔

---

[1] حسن، سنن ترمذی للالبانی، أبواب فضائل الجهاد، باب ماجاء فی فضل الغدو والرواح فی سبیل الله، رقم:1650

حدیث نمبر ۴:

حضرت ابوبکر ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد (حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) سے سنا' جب کہ وہ دشمن کے سامنے تھے' وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ)) فَقَامَ رَجُلٌ رَثُّ الْهَيْئَةِ فَقَالَ: يَا أَبَامُوسَى أَأَنْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ. يَقُولُ هٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ فَرَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: ((أَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ)) ثُمَّ كَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهِ فَأَلْقَاهُ. ثُمَّ مَشَى بِسَيْفِهِ إِلَى الْعَدُوِّ فَضَرَبَ بِهِ حَتَّى قُتِلَ)) ❶

''جنت کے دروازے' تلواروں کے سائے تلے ہیں۔ یہ سن کر ایک پراگندہ حال شخص کھڑا ہوا اور اس نے کہا' اے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ! کیا تم نے واقعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے کہا' ہاں۔ پس وہ اپنے ساتھیوں کی طرف واپس چلا گیا اور کہا' میں تمہیں (الوداعی) سلام کہتا ہوں' پھر اس نے اپنی تلوار کی نیام توڑ دی اور اسے پھینک دیا' پھر تلوار لے کر دشمن کی طرف چلا اور اس کے ساتھ دشمن پر وار کیا' یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔''

حدیث نمبر ۵:

حضرت ابو عبس عبدالرحمن بن جبر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

((مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ)) ❷

''یہ نہیں ہوسکتا کہ کسی بندے کے قدم اللہ کی راہ میں (جہاد) میں غبار آلود ہوں اور پھر انہیں جہنم کی آگ بھی چھوئے۔''

❶ صحیح مسلم، کتاب الامارة، باب ثبوت الجنة للشهيد، رقم:1902

❷ صحیح بخاری، کتاب الجهاد، باب من اغبرت قدماه في سبيل الله، رقم:2811

غصہ پینے والا

غصہ کے وقت آدمی چند لمحات کیلئے اردگرد کے ماحول سے بے گانہ ہو جاتا ہے بلکہ ہوش و خرد سے کٹ کے جذبات سے مغلوب ہو جاتا ہے غصہ کے وقت وہ کچھ بھی کر سکتا ہے خواہ اس کا یہ عمل شرف انسانی کے ہی خلاف کیوں نہ ہو غصے پر قابو پانا انتہائی مشکل اور بہادری والا کام ہے اور یہی اس کی کامیابی کی ضمانت بھی ہے طبرانی کی روایت ہے:

عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ((لَاتَغْضَبْ وَلَكَ الْجَنَّةُ)) ❶

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''غصہ نہ کر تیرے لئے جنت ہے۔''

درج ذیل آیت میں بھی غصہ کے وقت معاف کرنے والوں کیلئے جنت کا وعدہ ہے:

وَمَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ۝ ❷

''اور جو اللہ کے پاس ہے وہ بہتر ہے اور پائیدار ہے اور وہ ان لوگوں کے لیے ہے جو ایمان لاتے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں اور جو لوگ کبیرہ گناہوں اور بے حیائیوں سے اجتناب کرتے ہیں اور انہیں جب غصہ آتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں۔''

❁......❁......❁

---

❶ صحیح جامع الصغیر، للالبانی، 1230/2، رقم: 7374

❷ سورۃ الشوریٰ: 36-37

مسلمانوں سے کسی قسم کی تنگی دور کرنے والا

صحیح مسلم کی روایت ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ شَجَرَةً كَانَتْ تُؤْذِي الْمُسْلِمِينَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَطَعَهَا فَدَخَلَ الْجَنَّةَ)) [1]

"ایک درخت مسلمانوں کو تکلیف دیتا تھا ایک شخص آیا اس نے وہ درخت کاٹ دیا اور جنت میں چلا گیا۔"

مسلم کی ہی ایک روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ)) [2]

"جو شخص کسی مسلمان سے دنیا کی تنگیوں میں سے کوئی تنگی دور کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے آخرت کی تنگیوں میں سے کوئی تنگی دور فرمائے گا اور جو شخص کسی تنگدست پر آسانی کرے اللہ تعالیٰ اس پر دنیا اور آخرت میں آسانی فرمائے گا اور جو شخص کسی مسلمان پر پردہ ڈالے اللہ تعالیٰ اس پر دنیا اور آخرت میں پردہ ڈالے گا اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں (رہتا) ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں (رہتا) ہے۔"

---

[1] صحیح مسلم کتاب البر والصلة، باب فضل ازالة الاذی عن الطریق، رقم:1914

[2] مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن، رقم:2699

تکبر اور خیانت سے دور رہنے والا

تکبر اور خیانت دو ایسی مہلک بیماریاں ہیں جو بندے کو لوگوں کی نظروں میں بہت چھوٹا کر دیتی ہیں یہ دو بیماریاں ہی بندے کے اعمال کو برباد کرنے اور اسے جہنم کا ایندھن بنانے کیلئے کافی ہیں متکبر اور خائن آدمی اللہ کو بھی پسند نہیں ہے، اس لیے تکبر اور خیانت سے بچ کے اللہ کے لیے جھکنے اور نرمی اختیار کرنے والا بندہ جنت میں جائے گا درج ذیل روایت اس بات کی دلیل ہے:

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ مَّاتَ وَهُوَ بَرِیْءٌ مِّنَ الْكِبْرِ وَالْغُلُوْلِ وَالدَّيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) [1]

''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص تکبر' خیانت اور قرض سے پاک ہونے کی حالت میں فوت ہوا وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

اہل ایمان کے چھوٹے بچے

ایمان والوں کے وہ چھوٹے بچے جو ابتدائی عمر میں فوت ہو گئے وہ بھی جنت میں جائیں گے سنن ابی داود کی روایت ہے:

عَنْ حَسْنَاءَ بِنْتِ مُعَاوِيَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: حَدَّثَنَا عَمِّیْ قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِیِّ مَنْ فِی الْجَنَّةِ؟ قَالَ ((اَلنَّبِیُّ فِی الْجَنَّةِ وَالشَّهِيْدُ فِی الْجَنَّةِ وَالْمَوْلُوْدُ فِی الْجَنَّةِ وَالْوَئِيْدُ فِی الْجَنَّةِ)) [2]

حضرت حسناء بنت معاویہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ہم سے میرے چچا نے یہ حدیث بیان کی کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا ''جنت میں کون کون جائے گا؟'' نبی

---

[1] صحیح الترغیب والترہیب، کتاب الادب وغیرہ، باب الترغیب فی الحیاء وما جاء فی فضلہ، رقم:2892

[2] صحیح، ابو داؤد، للالبانی کتاب الجہاد، باب فی فضل الشہادۃ، رقم:2521

اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''نبی جنت میں جائے گا' شہید جنت میں جائے گا' نومولود جنت میں جائے گا اور زندہ درگور کی گئی لڑکی جنت میں جائے گی۔''

اپنے بھائی کی غیر موجودگی میں اس کی عزت کی حفاظت کرنے والا

اپنے بھائی کی عدم موجودگی میں اس کی عزت و آبرو کی حفاظت کرنے والا بندہ جنت میں جائے گا مسند احمد کی روایت ہے:

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ ذَبَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيْهِ بِالْغِيْبَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُعْتِقَهُ)) [1]

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے کسی بھائی کی عدم موجودگی میں اس کی عزت سے برائی کو دور کیا اللہ پر اس کا حق ہے کہ وہ اسے آگ سے آزاد کرے۔''

انصاف کرنے والا قاضی

قاضی ایک ایسے منصب پہ فائز ہوتا ہے جہاں اس کا قلم ہلکا سا بھی بھٹک جائے تو کوئی بھی نقصان ہوسکتا ہے اور اگر وہ انصاف سے کام لے تو جرائم کی شرح بہت حد تک کم ہو جاتی ہے یعنی معاشرتی جرائم کے گھٹنے یا بڑھنے کا انحصار اس کے کردار پر ہوتا ہے نبی ﷺ نے ایسے قاضی کیلئے جنت کی بشارت دی ہے جو عدل و انصاف کا نظام قائم رکھتا ہے اور اپنے دامن کو ہر اس گھٹیا حرکت سے بچائے رکھتا ہے جو عدل و انصاف کو داغدار کرے۔ اس ضمن میں دو روایات درج ہیں:

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((قَاضِيَانِ فِي النَّارِ وَقَاضٍ فِي الْجَنَّةِ قَاضٍ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضٰى بِهِ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ وَقَاضٍ عَرَفَ

---

[1] صحیح جامع الصغیر، للالبانی، 1071/2، رقم:6240

الْحَقَّ فَجَارَ مُتَعَمِّدًا أَوْ قَضٰی بِغَيْرِ عِلْمٍ فَهُمَا فِي النَّارِ)) ❶

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو قاضی جہنم میں جائیں گے اور ایک قاضی جنت میں، وہ قاضی جس نے حق پہچانا اور اس کے مطابق فیصلہ کیا، وہ جنت میں جائے گا اور وہ قاضی جس نے حق پہچانا اور جانتے بوجھتے ہوئے ظلم کیا (یعنی فیصلہ حق کے خلاف کیا) اور وہ قاضی جس نے علم کے بغیر فیصلہ کیا دونوں جہنم میں جائیں گے۔''

حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((أَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ: ذُو سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُوَفَّقٌ، وَرَجُلٌ رَحِيمٌ رَقِيقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِي قُرْبَى وَمُسْلِمٍ، وَعَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُو عِيَالٍ)) ❷

''تین قسم کے لوگ جنتی ہیں۔ ایک وہ حکمران جو انصاف کرنے والا اور اعمال خیر کی توفیق سے بہرہ ور ہو۔ دوسرا، وہ آدمی جو ہر مسلمان اور رشتے دار کے لئے مہربان اور نرم دل ہو۔ تیسرا، مانگنے سے گریزاں وہ شخص جو عیالدار ہونے کے باوجود سوال سے بچنے والا ہو۔''

❁......❁......❁

---

❶ صحیح جامع الصغیر، للالبانی، 792/2، رقم: 4298

❷ صحیح مسلم، کتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب الصفات التي يعرف بها في الدنيا أهل الجنة وأهل النار، رقم: 2865

جو اپنے مال کی حفاظت میں بے گناہ مارا جائے

سنن نسائی کی روایت ہے، حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ مَظْلُوْمًا فَلَهُ الْجَنَّةُ)) [1]

''جو شخص ظلم کے ساتھ اپنے مال کی وجہ سے قتل کیا گیا اس کیلئے جنت ہے''

بغیر حساب و کتاب کے جنت میں جانے والے

یہ وہ خوش نصیب ہوں گے جن کا قیامت والے دن کوئی حساب و کتاب نہیں ہوگا اور قیامت والے دن انہیں کوئی رنج وغم نہ ہوگا، بغیر حساب و کتاب کے جنت کے دروازے ان کے لیے کھول دیئے جائیں گے۔ اس ضمن میں ہم چند روایات درج کر رہے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ وَمَعَهُ الرُّهَيْطُ وَالنَّبِيَّ وَمَعَهُ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ وَالنَّبِيَّ وَلَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ إِذْ رُفِعَ لِيْ سَوَادٌ عَظِيْمٌ فَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ أُمَّتِيْ فَقِيْلَ لِيْ هٰذَا مُوْسٰى وَقَوْمُهُ وَلٰكِنِ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ عَظِيْمٌ فَقَالَ لِيْ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ الْآخَرِ فَإِذَا سَوَادٌ عَظِيْمٌ فَقِيْلَ لِيْ هٰذِهٖ أُمَّتُكَ وَمَعَهُمْ سَبْعُوْنَ أَلْفًا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَّلَا عَذَابٍ)) [2]

''میرے سامنے مختلف امتوں کے لوگ لائے گئے بعض نبی ایسے تھے جن کے ساتھ دس افراد سے بھی کم لوگ تھے بعض نبیوں کے ساتھ ایک یا دو آدمی تھے اور کوئی نبی ایسا تھا جس کے ساتھ کوئی بھی نہیں تھا' اتنے میں میرے سامنے ایک بڑی امت آئی میں یہ سمجھا کہ یہ میری امت ہے مجھے کہا گیا یہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی امت ہے آپ آسمان کے کنارے کی طرف دیکھیں۔ میں نے دیکھا وہاں ایک بڑی جماعت تھی۔ پھر مجھے کہا گیا اب آسمان کے دوسرے کنارے کی طرف دیکھیں'

---

[1] صحیح سنن نسائی، للالبانی کتاب تحریم الدم، باب من قتل دون ماله، رقم: 4086

[2] صحیح مسلم، کتاب الایمان باب الدلیل علی دخول طائف من المسلمین الجنة بغیر حساب، رقم: 220

میں نے دیکھا تو ایک بہت بڑی جماعت پائی۔ مجھے بتایا گیا یہ آپ کی امت ہے جس میں سے ستر ہزار افراد بغیر حساب اور عذاب کے جنت میں داخل ہوں گے۔''

دوسری روایت جامع ترمذی کی ہے جس میں ستر ہزار کے ساتھ مزید کئی افراد کا ذکر ہے:۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ یَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ ((وَعَدَنِیْ رَبِّیْ اَنْ یُّدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعِیْنَ اَلْفًا لَاحِسَابَ عَلَیْهِمْ وَلَا عَذَابَ، مَعَ كُلِّ اَلْفٍ سَبْعُوْنَ اَلْفًا وَثَلَاثَ حَثَیَاتٍ مِّنْ حَثَیَاتِ رَبِّیْ)) [1]

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''میرے رب نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ میری امت سے ستر ہزار افراد کو وہ بلا حساب اور عذاب کے جنت میں داخل فرمائے گا اور ہر ہزار کے ساتھ (مزید) ستر ہزار آدمی جنت میں داخل فرمائے گا اور تین لپ بھرے ہوئے میرے رب کے اور بھی جنت میں داخل ہوں گے۔''

بغیر حساب و کتاب کے جنت جانے والوں کی علامات:

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَیْرِ حِسَابٍ)) قَالُوْا وَمَنْ هُمْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ:((هُمُ الَّذِیْنَ لَایَسْتَرْقُوْنَ وَلَا یَتَطَیَّرُوْنَ وَلَایَكْتَوُوْنَ وَعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ)) فَقَامَ عُكَّاشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اُدْعُ اللّٰهَ یَانَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ اَنْ یَّجْعَلَنِیْ مِنْهُمْ، قَالَ ((اَنْتَ مِنْهُمْ)). [2]

''میری امت میں سے ستر ہزار آدمی بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون (خوش نصیب) لوگ ہوں گے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ دم کراتے ہیں نہ شگون لیتے ہیں نہ داغ لگاتے ہیں اور صرف اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔'' حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا ''اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! دعا فرمایئے اللہ مجھے ان سے کر دے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''تو ان میں سے ہے۔''

---

[1] صحیح جامع ترمذی للالبانی، ابواب صفة القیامة، باب ماجاء فی الشفاعة، رقم: 2437

[2] صحیح مسلم، کتاب الایمان باب الدلیل علی دخول طائف من المسلمین الجنة بغیر حساب، رقم: 371

عشرہ مبشرہ

ان دس صحابہ رضی اللہ عنہم کو کہا جاتا ہے جنہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ نام لے کر جنت کی بشارت دی ان دس صحابہ کے نام درج ذیل حدیث میں ہیں:

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ((أَبُوْبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُبْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيْدُبْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ وَأَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ)) [1]

"حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" ابو بکر رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، عمر رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، عثمان رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، علی رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، طلحہ رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، زبیر رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، سعید بن زید رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں اور ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں۔

غزوہ بدر اور صلح حدیبیہ میں شریک ہونے والے:

بدر کی جنگ ۲ ھ میں ہوئی اور صلح حدیبیہ ۶ ھ میں ان میں شریک ہونے والے جانثار صحابہ رضی اللہ عنہم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذیل کی حدیث میں جنت کی بشارت دی:

عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ((لَنْ يَّدْخُلَ النَّارَ رَجُلٌ شَهِدَ بَدْرًا وَّالْحُدَيْبِيَةَ)). [2]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" (جنگ) بدر اور (صلح) حدیبیہ میں شامل ہونے والے لوگوں میں سے کوئی بھی آگ میں نہیں جائے گا۔"

---

[1] صحیح جامع ترمذی ابواب المناقب، باب مناقب عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، رقم: 3747

[2] سلسلۃ احادیث الصحیحۃ، للالبانی، رقم الحدیث: 2160

مکہ سے مدینہ کی جانب ہجرت کرنے والے:

یہ وہ صحابہ ہیں جنہوں نے اپنے گھربار اور بیوی بچے دین کی خاطر قربان کردیے اپنی جائیدادوں کو چھوڑ دیا اور برسوں کی یادیں سب دفن کر کے سوئے مدینہ چل دیے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان غریب الدیار مہاجر صحابہ کو جنت کی بشارت دی ہے علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو صحیحہ میں نقل کیا ہے:

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَتَعْلَمُ أَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِيْ؟)) قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ. فَقَالَ ((اَلْمُهَاجِرُوْنَ يَأْتُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ وَيَسْتَفْتِحُوْنَ. فَيَقُوْلُ لَهُمُ الْخَزَنَةُ اَوَقَدْ حُوْسِبْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ بِأَيِّ شَيْءٍ نُحَاسَبُ؟ وَإِنَّمَا كَانَتْ اَسْيَافُنَا عَلٰى عَوَاتِقِنَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى مِتْنَا عَلٰى ذٰلِكَ؟ قَالَ: فَيُفْتَحُ لَهُمْ فَيَقِيْلُوْنَ فِيْهِ أَرْبَعِيْنَ عَامًا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَهَا النَّاسُ)) [1]

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کیا تم جانتے ہو میری امت میں سے کون سا گروہ سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگا؟ میں نے کہا ''اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا '' مہاجر لوگ (مکہ سے مدینہ ہجرت کرنے والے) قیامت کے روز جنت کے دروازے پر آئیں گے تو دروازہ کھولا جائے گا جنت کا خازن ان سے پوچھے گا ''کیا تمہارا حساب ہوگیا ہے؟ وہ جواب دیں گے ''حساب کس چیز کا؟ ہماری تلواریں اللہ کی راہ میں، ہمارے کندھوں پر تھیں اور اسی حالت میں ہمیں موت آ گئی۔'' چنانچہ جنت کا دروازہ ان کے لئے کھول دیا جائے گا اور وہ دوسرے لوگوں کے جنت میں داخل ہونے سے چالیس سال پہلے جنت میں جا کر مزے کریں گے۔

ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم جنتی ہیں:

وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ

[1] سلسلة احاديث الصحيحة للالباني، رقم الحديث 853

حَائِطِ حِیْطَانِ الْمَدِیْنَةِ.... فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ.... فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "اِفْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ" فَفَتَحْتُ لَهُ، فَإِذَا أَبُوْبَكْرٍ، فَبَشَّرْتُهُ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "اِفْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ" فَفَتَحْتُ لَهُ فَإِذَا عُمَرُ، فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ، فَقَالَ لِيْ: "اِفْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تُصِيْبُهُ" فَإِذَا عُثْمَانُ، فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ، فَحَمِدَ اللّٰهَ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ. [1]

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں مدینہ منورہ کے باغات میں سے ایک باغ میں تھا کہ ایک شخص آیا، اس نے دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کے لئے دروازہ کھول دو اور اسے جنت کی خوشخبری دو۔ (ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے اس کے لئے دروازہ کھولا تو وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق انہیں خوشخبری سنائی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی۔ اس کے بعد ایک اور شخص آیا، اس نے بھی دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کے لئے بھی دروازہ کھول دو اور اسے جنت کی خوشخبری دو۔ (ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے اس کے لئے دروازہ کھولا تو وہ عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے مطلع کیا تو انہوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی۔ بعد ازاں ایک اور شخص نے دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا، اس کے لئے بھی دروازہ کھول دو اور اسے بھی جنت کی خوشخبری دو البتہ اسے عظیم مصیبت پہنچے گی (ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) کہ میں دروازہ کھولا تو وہ عثمان رضی اللہ عنہ تھے، میں نے انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے مطلع کیا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی اور کہا اللہ تعالیٰ سے تمام مصائب میں مدد طلب کی جاتی ہے۔

---

[1] صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب مناقب عمر بن الخطاب، رقم: 3693

ایک اور روایت میں ہے:

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذَا طَلَعَ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُوْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ اِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ يَا عَلِیُّ لَا تُخْبِرْهُمَا)) [1]

حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اچانک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی آ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ دونوں حضرات بڑی عمر میں فوت ہونے والے مسلمانوں کے جنت میں سردار ہوں گے خواہ اگلی امتوں سے ہوں یا پچھلی امتوں سے، سوائے انبیاء اور رسولوں کے، اے علی! انہیں نہ بتانا۔''

حسن وحسین رضی اللہ عنہما جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن مجھ سے میری والدہ نے پوچھا: تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں کب حاضر ہوتے ہو؟ میں نے جواب دیا کہ اتنے دن ہو گئے کبھی حاضر نہیں ہوا تو وہ مجھ سے ناراض ہوئیں میں نے کہا اب جانے دیجئے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مغرب کی نماز ان کے ساتھ پڑھوں گا اور آپ سے سوال کروں گا کہ میرے اور آپ کیلئے مغفرت کی دعا مانگیں پھر میں حاضر ہوا اور نماز مغرب آپ کے ساتھ پڑھی پھر آپ نوافل پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز پڑھی اور گھر کی جانب لوٹے میں بھی آپ کے ساتھ چل پڑا آپ نے میری آواز سنی تو فرمایا: کون......؟ کیا حذیفہ ہے؟ میں نے عرض کیا، جی ہاں آپ نے فرمایا:

{مَا حَاجَتُكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَلِأُمِّكَ قَالَ اِنَّ هٰذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْأَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَیَّ وَيُبَشِّرَنِیْ بِأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ} [2]

---

[1] صحیح جامع ترمذی للالبانی، ابواب المناقب، باب مناقب ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ رقم: 3665

[2] صحیح جامع ترمذی، کتاب المناقب باب مناقب ابی محمد الحسن بن علی، رقم: 3781

"تمہاری کیا حاجت ہے اللہ تجھے اور تیری والدہ کو معاف کر دے پھر فرمایا یہ ایک فرشتہ تھا جو زمین پر کبھی نہیں اُترا تھا آج کی رات اس نے رب سے اجازت مانگی کہ مجھ پر سلام کرے اور اس نے مجھے بشارت دی ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جنتی عورتوں کی سردار ہیں اور حسن وحسین رضی اللہ عنہما جنتی مردوں کے سردار ہیں۔"

اللہ اللہ خانوادۂ حسین رضی اللہ عنہ کا کتنا بلند مقام ہے کہ جن کی نانی سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا دنیا کی تمام عورتوں سے افضل ہیں اور والدہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جنت کی عورتوں کی سردار ہیں اور خود وہ جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں اور ان کے نانا محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنت کے سب سے اونچے مقام پر فائز ہوں گے یہ رتبہ اور یہ نصیب دنیا کے کسی خاندان کا نہیں ہے کہ جنہیں جنت میں اس طرح سے حکمرانی نصیب ہو۔

طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ:

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ قریشی صحابی ہیں، جب انہوں نے اسلام قبول کیا تو انہیں بہت زیادہ تکالیف میں مبتلا کیا گیا لیکن یہ ایک مضبوط چٹان کی طرح ڈٹے رہے ان کی والدہ ان کے سب سے زیادہ خلاف تھیں اور انہیں گالیاں دیا کرتی تھیں، غزوہ احد کے موقع پر جب مشرکین کا ایک جتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ آور ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک شہید ہو چکے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک خون سے بھری ہوئی تھی ایسے میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے مشرکین کے اس جتھے پر حملہ کیا اور انہیں بھگانے میں کامیاب ہو گئے ان کے جسم پر ستر (۷۰) سے زیادہ تلوار اور نیزوں کے زخم آئے ایک ہاتھ بھی کٹ گیا اس موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو جنت کی بشارت دی تھی جیسا کہ جامع ترمذی کی اس روایت میں ہے:

عَنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ إِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَأَقْعَدَ تَحْتَهُ طَلْحَةَ فَصَعِدَ النَّبِيُّ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ فَقَالَ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ يَقُولُ ((أَوْجَبَ طَلْحَةُ)) [1]

---

[1] حسن جامع ترمذی للالبانی، ابواب المناقب، باب مناقب ابی محمد طلحہ رضی اللہ عنہ بن عبید اللہ رقم: 3738

''حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جنگ احد کے روز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو زرہیں پہنے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چٹان پر چڑھنے کی کوشش کی لیکن چڑھ نہ سکے تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو چٹان کے ساتھ نیچے بٹھایا اور ان پر سوار ہو کر چٹان پر چڑھ گئے، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (اس وقت) میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ''طلحہ پر (جنت) واجب ہوگئی۔''

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہما:

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تورات کے عالم تھے، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو یہ مسلمان ہوگئے پھر ساری زندگی اسلام کیلئے وقف کردی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جنت کی بشارت دی یہ بشارت انہیں کیسے ملی صحیح بخاری کی روایت میں ہے، حضرت قیس بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

كُنْتُ جَالِسًا فِي مَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ فَدَخَلَ رَجُلٌ عَلَى وَجْهِهِ أَثَرُ الْخُشُوعِ فَقَالُوا هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ تَجَوَّزَ فِيْهِمَا ثُمَّ خَرَجَ وَتَبِعْتُهُ فَقُلْتُ إِنَّكَ حِيْنَ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ قَالُوا هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ وَاللّٰهِ مَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ أَنْ يَّقُوْلَ مَا لَا يَعْلَمُ وَسَأُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ رَأَيْتُ رُؤْيَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ كَأَنِّيْ فِيْ رَوْضَةٍ ذَكَرَ مِنْ سَعَتِهَا وَخُضْرَتِهَا وَسَطُهَا عَمُوْدٌ مِنْ حَدِيْدٍ أَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ وَأَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ فِيْ أَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيْلَ لَهُ ارْقَهْ قُلْتُ لَا أَسْتَطِيْعُ فَأَتَانِيْ مِنْصَفٌ فَرَفَعَ ثِيَابِيْ مِنْ خَلْفِيْ فَرَقِيْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِيْ أَعْلَاهَا فَأَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقِيْلَ لَهُ اسْتَمْسِكْ فَاسْتَيْقَظْتُ وَإِنَّهَا لَفِيْ يَدِيْ فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْإِسْلَامُ وَذٰلِكَ الْعَمُوْدُ عَمُوْدُ الْإِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ عُرْوَةُ الْوُثْقٰى فَأَنْتَ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتّٰى تَمُوْتَ)) [1]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب المناقب باب مناقب عبداللہ بن سلام، رقم: 3813

''انہوں نے کہا میں مدینہ کی مسجد میں بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص آئے، ان کے چہرے سے خشیت الٰہی کے اثرات نمایاں تھے، لوگوں نے کہا یہ جنت والوں میں سے ہے انہوں نے ہلکی پھلکی دو رکعتیں پڑھیں پھر مسجد سے نکل گئے میں بھی ان کے پیچھے چلا ان سے پوچھا جب تم مسجد میں آئے تھے تو لوگ کہنے لگے یہ جنت والوں میں سے ہے، انہوں نے کہا خدا کی قسم کسی آدمی کو وہ بات نہیں کہنی چاہیے جو اس کو معلوم نہ ہو اور میں تجھ سے بیان کرتا ہوں کہ لوگ ایسا کیوں کہتے ہیں (میں جنتی ہوں) ہوا یہ کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں ایک خواب دیکھا جو آپ سے بیان کیا وہ خواب یہ تھا جیسے میں ایک باغ میں ہوں اس کی کشادگی اور سرسبزی کی تعریف کی اس کے درمیان ایک لوہے کا ستون ہے جس کا پایہ زمین میں اور دوسرا آسمان میں ہے، اوپر کی طرف ایک کنڈہ لگا ہے خواب میں مجھ سے کہا گیا اس پر چڑھ جاؤ میں نے کہا مجھ سے نہیں ہوسکتا، پھر ایک خدمت گار آیا اس نے پیچھے کی طرف سے میرے کپڑے اٹھا دیئے آخر میں چڑھ گیا اور اس کی چوٹی پر پہنچ کر وہ کنڈا میں نے تھام لیا، مجھ سے کہا گیا اس کو مضبوط تھامے رکھو، تو جب تک میں نیند سے اٹھا یہ کنڈا تھامے رہا میں نے یہ خواب نبی اکرم ﷺ سے بیان کیا۔ آپ نے یوں تعبیر دی کہ باغ سے دین اسلام مراد ہے اور ستون سے اسلام کا ستون (یعنی کلمہ شہادت یا اسلام کے پانچوں ارکان) اور وہ کنڈا عروۃ الوثقیٰ ہے اور مرنے تک اسلام پر قائم رہے گا، راوی کہتا ہے، یہ شخص عبداللہ بن سلام تھے۔''

اور مسلم کی روایت میں ہے:

عَنْ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لِحَيٍّ يَمْشِيْ اِنَّهُ فِي الْجَنَّةِ اِلَّا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ)) [1]

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو کسی زندہ چلتے پھرتے آدمی کے بارے میں جنتی کہتے نہیں سنا سوائے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے''

---

[1] مسلم، کتاب الفضائل الصحابہ، باب من فضائل عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ، رقم: 2483

حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ:

حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بھائی تھے، حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور ان کی بیوی اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا دونوں شروع اسلام میں ہی مسلمان ہو گئے تھے، اسلام کا ابتدائی زمانہ تھا اس لئے مکہ میں ظلم وستم کی چکی میں پستے رہے، پھر حبشہ کی جانب ہجرت کر گئے، حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ جنگ موتہ میں شہید ہوئے اس جنگ میں سپہ سالار حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے شہید ہونے پر جھنڈا حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے تھام لیا تھا، شمشیر زنی کے دوران آپ کا دایاں ہاتھ کٹ گیا تو آپ نے جھنڈا بائیں ہاتھ میں پکڑ لیا تھوڑی دیر کے بعد آپ کا بایاں ہاتھ بھی کٹ گیا تو آپ نے جھنڈا دونوں بازوؤں میں لے کر سینے سے چمٹا لیا پھر دشمن کی ایک کاری ضرب سے آپ شہید ہو گئے، اس واقعہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے جنتی ہونے کی خبر دی تھی، چنانچہ حدیث میں ہے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((دَخَلْتُ الْجَنَّةَ الْبَارِحَةَ فَنَظَرْتُ فِيهَا فَإِذَا جَعْفَرٌ يَطِيرُ مَعَ الْمَلٰئِكَةِ وَإِذَا حَمْزَةُ مُتَّكِئٌ عَلٰى سَرِيرٍ)) ❶

”میں کل رات جنت میں داخل ہوا اور اس میں دیکھا کہ جعفر رضی اللہ عنہ فرشتوں کے ساتھ اڑ رہے ہیں اور حمزہ رضی اللہ عنہ تخت پر تکیہ لگائے بیٹھے ہیں۔“

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ:

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ چہیتے غلام تھے جنہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹوں جیسا پیار کرتے تھے، یہ غلام حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنی شادی پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور تحفہ کے دیا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد میں اسے اپنا منہ بولا بیٹا بنا لیا، حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ۸ ہجری میں جنگ موتہ میں شہید ہوئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس روایت میں جنت کی بشارت دی۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ صحيح جامع الصغير، للالبانی، رقم الحديث: 3363

((دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَاسْتَقْبَلَتْنِيْ جَارِيَةٌ شَابَّةٌ فَقُلْتُ: لِمَنْ أَنْتِ؟ قَالَتْ: لِزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ)) [1]

''میں جنت میں داخل ہوا تو ایک نوجوان دوشیزہ نے میرا استقبال کیا، میں نے اس سے پوچھا ''تو کس کیلئے ہے؟'' کہنے لگی ''زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے لئے۔''

حضرت زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ:

اس صحابی رضی اللہ عنہ کو بھی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنتی قرار دیا ہے، علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو الصحیحہ میں نقل کیا اور اس پر حسن کا حکم لگایا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: (دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ لِزَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ دَرَجَتَيْنِ) [2]

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں جنت میں داخل ہوا تو زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ کے دو درجے دیکھے۔''

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ:

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے تھے، حضرت مصعب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے عقبہ آخرہ کے ستر (۷۰) اصحاب سے پہلے مدینہ آ کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دی اور انہیں قرآن پڑھایا جب سعد مسلمان ہوئے تو انہوں نے مصعب رضی اللہ عنہ کو اپنے مکان میں منتقل کر لیا پھر وہ اسی جگہ لوگوں کو اسلام کی دعوت دیتے رہے، بدر کے دن اوس کا جھنڈا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، جنگ احد میں بھی شرف ہمرکابی حاصل تھا، غزوہ خندق میں لڑائی کے دوران ان کی رگ اکحل میں ایک تیر لگا جس سے ہاتھ زخمی ہو گیا اور پھر اسی زخم سے شہید ہو گئے۔ بخاری کی یہ روایت ان کے جنتی ہونے پر دلیل ہے۔

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ ﷺ ثَوْبُ حَرِيرٍ فَجَعَلْنَا نَلْمِسُهُ

---

[1] صحیح جامع الصغیر، للالبانی، رقم الحدیث: 3366

[2] سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ، 396/3، رقم: 1406

فَتَعَجَّبَ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَتَعْجَبُونَ مِنْ هٰذَا؟ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ مَنَادِيْلُ سَعْدِبْنِ مَعَاذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْ هٰذَا۔ [1]

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک ریشمی کپڑا لایا گیا لوگوں نے اس کی نفاست اور نرمی پر تعجب کا اظہار کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال اس سے افضل ہیں۔''

حضرت ابن دحداح رضی اللہ عنہ:

صحیح مسلم کی اس روایت میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابن دحداح رضی اللہ عنہ کے جنتی ہونے کی خبر دی ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى ابْنِ الدَّحْدَاحِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ثُمَّ أُتِيَ بِفَرَسٍ عُرْيٍ فَعَقَلَهُ رَجُلٌ فَرَكِبَهُ فَجَعَلَ يَتَوَقَّصُ بِهِ وَنَحْنُ نَتَّبِعُهُ نَسْعٰى خَلْفَهُ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ { كَمْ مِّنْ عِذْقٍ مُعَلَّقٍ (أَوْمُدَلًّى) فِي الْجَنَّةِ لِابْنِ الدَّحْدَاحِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔ [2]

جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابن الدحداح رضی اللہ عنہ پر نماز جنازہ پڑھی۔ پھر ایک گھوڑا بغیر زین کے لایا گیا' اس کو ایک آدمی نے باندھ دیا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر سوار ہوئے' آپ اس کو تیز دوڑاتے تھے اور ہم آپ کے پیچھے تیز چلتے تھے' کہا: قوم کے ایک آدمی نے کہا' بیشک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ابن الدحداح رضی اللہ عنہ کے لئے جنت میں کتنے لٹکے ہوئے (یا جھکے ہوئے) خوشے ہیں۔

حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ:

صحیح بخاری میں ہے' جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس آیت کا نزول ہوا:

{يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا

---

[1] صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ماجاء فی صفۃ الجنۃ، رقم: 3249

[2] صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب رکوب المصلی علی الجنازۃ اذا انصرف، رقم: 965

لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ} ❶

''اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی ﷺ کی آواز سے اوپر (بلند) نہ کرو اور نہ ان سے اونچی آواز سے بات کرو، جیسے تم آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہو (کہیں ایسا نہ ہو کہ) تمہارے اعمال برباد ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔''

اس آیت کریمہ میں بارگاہِ رسالت میں ادب واحترام کو سامنے رکھنے اور اس پر عمل کرنے کا حکم بیان ہوا ہے کہ گفتگو کرتے ہوئے بھی اپنی آوازوں کو اتنا پست رکھو کہ رسول اللہ ﷺ کی آواز سے تمہاری آواز بلند نہ ہو۔ نبی ﷺ کے ایک صحابی تھے ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ ان کی آواز قدرتی طور پر بلند تھی، انہیں غلط فہمی ہوئی کہ یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ اب میرے سارے اعمال برباد ہو گئے، کیونکہ میری آواز اللہ کے رسول ﷺ سے بلند ہے۔ وہ بیچارے پریشانی کے عالم میں گھر بیٹھ گئے۔ جب کئی روز تک نبی ﷺ نے انہیں اپنی مجلس میں نہ دیکھا تو ان کے بارے میں پوچھا۔ ایک صحابی کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ! میں ان کا حال دریافت کر کے آپ سے عرض کروں گا۔ پھر وہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو دیکھا، ثابت سر جھکائے ہوئے اپنے گھر میں بیٹھے ہیں۔

اس صحابی نے پوچھا ثابت! بتاؤ کیا حال ہے؟

انہوں نے کہا برا حال ہے۔ میں تو ہمیشہ اپنی آواز نبی ﷺ کی آواز سے بلند کرتا تھا۔ میری تو ساری نیکیاں مٹ گئیں۔

وہ صحابی نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپ سے کل کیفیت بیان کر دی تو نبی ﷺ نے فرمایا:

{اذْهَبْ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَلَكِنَّكَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ} ❷

''اس کی طرف جاؤ اور اسے کہہ دو تو اہل دوزخ سے نہیں بلکہ تو اہل جنت سے ہے۔''

حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ احد کے دن جب عبداللہ بن حرام رضی اللہ عنہ شہید

---

❶ سورۃ الحجرات، آیت:2

❷ بخاری کتاب التفسیر باب لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ﷺ، رقم:4846

ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((یَا جَابِرُ أَلَا أُخْبِرُكَ مَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِأَبِيكَ؟)) قُلْتُ بَلٰى! قَالَ ((مَا كَلَّمَ اللّٰهُ أَحَدًا إِلَّا مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ وَكَلَّمَ أَبَاكَ كِفَاحًا فَقَالَ يَا عَبْدِي تَمَنَّ عَلَيَّ أُعْطِكَ قَالَ يَا رَبِّ تُحْيِينِي فَأُقْتَلُ فِيكَ ثَانِيَةً قَالَ إِنَّهُ سَبَقَ مِنِّي أَنَّهُمْ إِلَيْهَا لَا يُرْجَعُونَ قَالَ يَا رَبِّ فَأَبْلِغْ مِنْ وَرَائِي فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ﴾ [1]

''اے جابر رضی اللہ عنہ! کیا میں تجھے وہ بات نہ بتاؤں جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے باپ سے کی ہے؟'' میں نے عرض کیا ''کیوں نہیں!'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے کسی شخص سے بغیر حجاب کے بات نہیں فرمائی لیکن تیرے باپ سے بغیر حجاب کے (یعنی براہ راست) گفتگو فرمائی ہے اور کہا ہے کہ ''اے میرے بندے! جو چاہتے ہو مانگو، میں تمہیں دوں گا۔'' تمہارے باپ نے عرض کیا ''اے میرے رب! مجھے دوبارہ زندہ فرما، تاکہ میں دوبارہ تیری راہ میں مارا جاؤں۔'' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''یہ بات تو ہماری طرف سے پہلے ہی طے ہو چکی ہے کہ مرنے کے بعد دنیا میں واپسی نہیں ہوگی۔'' تیرے باپ نے عرض کیا ''اے میرے رب! اچھا تو میری طرف سے (اہل دنیا کو) میرا یہ پیغام (یعنی دوبارہ زندہ ہو کر شہید ہونے کی تمنا کرنا) پہنچا دے۔'' تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہو جائیں انہیں مردہ نہ کہو، بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کے ہاں رزق دیئے جاتے ہیں۔''

حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ:

طبقات ابن سعد میں ہے کہ حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ بدر و احد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول

---

[1] حسن، سنن ابن ماجہ للالبانی، کتاب الایمان، باب فیما انکرت الجهمية، رقم: 190

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب تھے، آخری عمر میں ان کی نظر جاتی رہی انہوں نے اپنی جائے نماز سے حجرے کے دروازے تک ایک ڈورا باندھ دیا تھا پاس ایک ٹوکری رکھ لی جس میں کھجوریں تھیں جب کوئی مسکین آتا تو وہ ان کھجوروں سے لیتے ڈورا پکڑ کر دروازے تک آتے اور مسکین کو دیتے۔ اللہ کروڑوں رحمتیں کرے ایسے اصحاب پر جنہیں نیکیاں اس قدر مرغوب تھیں کہ آخر عمر میں بھی آرام کی پروا نہیں کرتے تھے۔ ان کے بارے میں اس روایت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنتی ہونے کی خبر دی ہے:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ فِيْهَا قِرَاءَةً فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا: حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَذٰلِكُمُ الْبِرُّ، كَذٰلِكُمُ الْبِرُّ)) [1]

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں جنت میں داخل ہوا تو قرأت کی آواز سنی، میں نے پوچھا: ''یہ کون ہے؟'' فرشتوں نے جواب دیا: ''حارثہ بن نعمان (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا) ''نیکی کا اجر تو یہی ہے، نیکی کا ثواب تو ایسا ہی ہوتا ہے۔''

حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ:

حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ ان خوش نصیبوں میں ہوں گے جو بغیر حساب و کتاب کے جنت میں جائیں گے جیسا کہ اس روایت میں بیان ہے، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ)) قَالُوْا وَمَنْ هُمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ:((هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَلَا يَكْتَوُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ)) فَقَامَ عُكَّاشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اُدْعُ اللّٰهَ يَانَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ. قَالَ ((أَنْتَ مِنْهُمْ)). [2]

''میری امت میں سے ستر ہزار آدمی بغیر حساب جنت میں جائیں گے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون (خوش نصیب) لوگ ہوں

---

[1] صحیح جامع الصغیر، للالبانی، 636/1 رقم الحدیث: 3371

[2] صحیح مسلم، کتاب الایمان باب الدلیل علی دخول طوائف من المسلمین الجنة بغیر حساب، رقم: 371

گے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا'' یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ دم کراتے ہیں نہ شگون لیتے ہیں نہ داغ لگاتے ہیں اور صرف اپنے رب پر توکل کرتے ہیں ۔'' حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا ''اے اللہ کے نبی ﷺ! دعا فرمایئے اللہ مجھے ان سے کردے۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا'' تو ان میں سے ہے۔''

حضرت عمار بن یاسر اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہما:

ان دونوں صحابہ نے اسلام کی راہ میں بہت مشقتیں اٹھائیں، حضرت عمار رضی اللہ عنہ کا شمار مکہ کے کمزور لوگوں میں ہوتا تھا، اسلام قبول کرنا ان کے لئے ایک سنگین جرم بن گیا، جس کی پاداش میں انہیں ایسی ایسی اذیتیں دی گئیں کہ جنہیں سن کر جسم لرز اٹھتا ہے اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فارس سے حق کی تلاش میں نکلے یہاں تک کہ غلام بنا لئے گئے اور منڈیوں میں بکتے بکاتے مدینہ پہنچے اور اسلام تک پہنچنے کے لئے بڑے کٹھن مراحل سے گزرے، نبی ﷺ نے ان دونوں اصحاب کو اس روایت میں جنت کی بشارت دی ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ الْجَنَّةَ لَتَشْتَاقُ اِلٰى ثَلَاثَةٍ عَلِيٍّ وَّعَمَّارٍ وَسَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ)) [1]

''حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:'' جنت تین آدمیوں کا شوق رکھتی ہے، اور وہ تین آدمی ہیں: حضرت علی، حضرت عمار اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہم''

حضرت بلال رضی اللہ عنہ:

نبی ﷺ نے جنت میں بلال رضی اللہ عنہ کے چلنے کی آواز سنی مسلم کی اس روایت میں اسکا بیان ہے:

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ ((يَابِلَالُ حَدِّثْنِيْ بِاَرْجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ عِنْدَكَ فِي الْاِسْلَامِ مَنْفَعَةً فَاِنِّيْ سَمِعْتُ اللَّيْلَةَ خَشْفَ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ)) قَالَ بِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَا عَمِلْتُ عَمَلًا فِي الْاِسْلَامِ اَرْجٰى عِنْدِيْ مَنْفَعَةً مِّنْ اَنِّيْ لَا

---

[1] حسن جامع الصغير، للالبانی، 331/1 رقم الحدیث: 1598

أَتَطَهَّرُ طُهُورًا تَامًّا فِي سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذَٰلِكَ الطُّهُورِ مَا كَتَبَ اللهُ لِي أَنْ أُصَلِّيَ۔ [1]

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک روز) نماز فجر کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے بلال رضی اللہ عنہ! اسلام لانے کے بعد تمہارا وہ کونسا عمل ہے جس پر تمہیں بخشش کی زیادہ امید ہے، کیونکہ آج رات میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تمہارے چلنے کی آواز سنی ہے۔'' حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''میں اس سے زیادہ امید افزا عمل تو کوئی نہیں پاتا کہ دن یا رات میں جب بھی وضو کرتا ہوں تو جتنی اللہ تعالیٰ کو منظور ہو نماز پڑھ لیتا ہوں۔''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جنت میں ایک محل کی بشارت:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوا لِعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكَى عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَقَالَ أَعَلَيْكَ أَغَارُ يَارَسُولَ اللهِ ﷺ۔ [2]

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں سو رہا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو جنت میں پایا میں نے ایک محل کے اندر کونے میں ایک عورت کو وضو کرتے دیکھا تو پوچھا یہ محل کس کا ہے؟'' انہوں نے کہا: ''عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا، مجھے عمر رضی اللہ عنہ کی غیرت کا خیال آیا تو میں پیٹھ پھیر کر چلا آیا۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ (سن کر) رونے لگے، عرض کیا: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر غیرت کروں گا؟''

❁......❁......❁

[1] صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب فضائل بلال رضی اللہ عنہ، رقم: 2458

[2] صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، ما جاء فی صفة الجنة، رقم: 3242

صحابیات جنہیں جنت کی بشارت دی گئی

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا:

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا وہ ہیں جن سے بڑھ کے اپنے شوہر سے ایثار و وفا کرنے والی خاتون کائنات نے کم ہی دیکھی ہوگی۔ جب ان کی شادی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی تو وہ خزانوں کی مالک تھیں لیکن شادی کے بعد اپنے خزانوں کی چابیاں اپنے شوہر کے قدموں میں پھینک دیں اور ایثار و محبت کی وہ داستانیں رقم کیں کہ تاریخ دنگ رہ گئی۔ سنجاب وسمور اور مخملیں بستروں پر سونے والی کو فرشِ خاکی پر سونا پڑا، زرق برق لباس کی جگہ چیتھڑوں سے بھرا لباس زیب تن کرنا پڑا، قیمتی خوراکوں کی جگہ جو کی روٹی اور کبھی سوکھا چمڑا چبانا پڑا لیکن نہ کبھی زبان پر حرف شکایت آیا اور نہ ہی شوہر سے محبت میں فرق۔

یہ وہی خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہلی وحی کے نزول پر ذمہ داری کے بوجھ سے گھبرائے ہوئے گھر تشریف لائے تو پیاری بیوی نے ان الفاظ میں محبت بھرے بول کہے تھے جن سے آپ کے دل کو تسلی ہوئی:

﴿كَلَّا وَاللّٰهِ مَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ أَبَدًا إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِيْ الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ﴾ [1]

”ہرگز نہیں اللہ کی قسم اللہ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا آپ تو صلہ رحمی کرنے والے ہیں کمزوروں کا بوجھ اٹھانے والے ہیں، محتاجوں کیلئے کمانے والے ہیں، مہمان کی مہمان نوازی کرنے والے اور راہِ حق میں مصائب برداشت کرنے والے ہیں۔“

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے نہ صرف ایک بیوی کے طور پر آپ کے زخموں پر مرہم رکھا بلکہ تبلیغ دین میں آنے والی مشکلات کو بھی برداشت کیا اور یہ واحد عورت ہیں جن کی موجودگی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری شادی نہیں کی۔ سیرت ابن ہشام میں ہے:

﴿وَكَانَتْ أَوَّلَ اِمْرَأَةٍ تَزَوَّجَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَتَزَوَّجْ عَلَيْهَا غَيْرَهَا

---

[1] صحیح بخاری کتاب الوحی، باب کیف کان بدء الوحی، رقم:3

حَتّٰی مَاتَتْ رضی اللہ عنہا﴾ [1]

''وہ پہلی عورت تھیں جن سے نبی ﷺ نے نکاح فرمایا اور ان کی زندگی میں آپ نے کوئی دوسرا نکاح نہ کیا یہاں تک کہ وہ انتقال کر گئیں۔''

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے صرف نبی ﷺ ہی محبت نہیں کرتے بلکہ فرشتوں کے سردار جبریل امین اور رب تعالیٰ بھی ان سے عقیدت رکھتے ہیں اور نبی ﷺ نے انہیں جنت میں ایک محل کی خوشخبری دی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی درج ذیل روایت پڑھیے:

﴿قَالَ أَتَى جِبْرِيلُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ ﷺ هٰذِهِ خَدِيجَةُ أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَ مِنِّي وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ﴾ [2]

''(فرمایا) نبی ﷺ کے پاس جبریل امین آئے اور کہنے لگے اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ خدیجہ آپ کے پاس ایک برتن لا رہی ہیں جس میں کھانا یا سالن ہے یا پینے کی کوئی چیز ہے جب وہ آپ کے پاس آئیں تو ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور میری طرف سے سلام کہنا اور ان کو جنت میں ایک گھر کی خوشخبری دے دو۔ جو ایک خولدار موتی کا ہوگا جہاں نہ کوئی شور و غل ہوگا اور نہ تھکن ہوگی۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا:

نبی ﷺ کی سب سے چہیتی بیوی اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھیں ان کے بستر پر کئی دفعہ نبی ﷺ پر وحی کا نزول ہوا، ان پر لگائے گئے بہتان کی تردید خود رب تعالیٰ نے قرآن حکیم میں کی اور جب نبی ﷺ فوت ہوئے تو آپ ﷺ کا سر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی گود میں تھا، درج ذیل روایت میں نبی ﷺ نے انہیں جنت کی بشارت دی ہے:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي زَوْجَتِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)) قُلْتُ: بَلَى قَالَ: ((فَأَنْتِ زَوْجَتِي فِي

---

[1] السیرۃ النبویہ لابن ہشام 190/1

[2] صحیح بخاری کتاب المناقب باب تزویج النبی خدیجۃ، رقم: 3820

الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)) ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ دنیا اور آخرت میں تم میری بیوی ہو؟'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا'' کیوں نہیں!'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:'' تم دنیا اور آخرت میں میری بیوی ہو۔''

ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((قَالَ لِي جِبْرِيْلُ رَاجِعْ حَفْصَةَ فَإِنَّهَا صَوَّامَةٌ قَوَّامَةٌ وَإِنَّهَا زَوْجَتُكَ فِي الْجَنَّةِ)) ❷

''جبرائیل علیہ السلام نے مجھے کہا کہ آپ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے رجوع کریں کیونکہ وہ بہت زیادہ روزے رکھنے والی بہت زیادہ قیام کرنے والی ہیں اور جنت میں آپ کی بیوی ہیں۔''

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا:

صحیح بخاری میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض وفات میں آپ کی تمام ازواج مطہرات آپ کے پاس تھیں کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا چلتی ہوئی آئیں (اور ان کے چلنے کا انداز کیسا تھا؟)

{وَاللّٰهِ مَا تَخْفٰى مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ}

''اللہ کی قسم ان کی چال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چال سے الگ نہ تھی۔ (بلکہ بہت ہی مشابہ تھی)''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو خوشی سے فرمانے لگے:

{مَرْحَبًا يَا بُنَيَّتِيْ ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِيْنِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ

---

❶ سلسلة الاحاديث الصحيحه، للالباني، 133/3 رقم الحديث: 1142

❷ حسن الجامع الصغير، للالباني، 802/2 رقم الحديث، 4351

بُكَاءً شَدِيدًا فَلَمَّا رَأَى حُزْنَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَإِذَا هِيَ تَضْحَكُ فَقُلْتُ لَهَا أَنَا مِنْ بَيْنِ نِسَائِهِ خَصَّكِ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالسِّرِّ مِنْ بَيْنِنَا ثُمَّ أَنْتِ تَبْكِينَ؟ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَأَلْتُهَا عَمَّا سَارَّكِ؟ قَالَتْ مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ سِرَّهُ}

''بیٹی مرحبا۔ پھر نبی ﷺ نے انہیں اپنی دائیں طرف یا بائیں طرف بٹھایا' اس کے بعد ان سے سرگوشی کی۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بہت زیادہ رونے لگیں۔ جب نبی ﷺ نے ان کا غم دیکھا تو دوبارہ ان سے سرگوشی کی' اس پر وہ ہنسنے لگیں۔ تمام ازواج میں سے میں نے ان سے پوچھا کہ نبی ﷺ نے ہم میں صرف آپ کو سرگوشی کی خصوصیت بخشی' پھر آپ کس لئے روئیں؟ اور جب رسول اللہ ﷺ اٹھے تو میں نے ان (فاطمہ) سے پوچھا کہ آپ کے کان میں نبی ﷺ نے کیا فرمایا تھا؟ تو انہوں نے کہا میں نبی ﷺ کے راز کو نہیں کھول سکتی۔''

جب نبی ﷺ اس دنیا سے رخصت ہو گئے تو ایک دن سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا:

{عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَا لِي عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا أَخْبَرْتِنِي قَالَتْ أَمَّا حِينَ سَارَّنِي فِي الْأَمْرِ الْأَوَّلِ فَإِنَّهُ أَخْبَرَنِي أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ بِالْقُرْآنِ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَإِنَّهُ قَدْ عَارَضَنِي بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أَرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِي اللهَ وَاصْبِرِي فَإِنِّي نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ قَالَتْ فَبَكَيْتُ بُكَائِي الَّذِي رَأَيْتِ فَلَمَّا رَأَى جَزَعِي سَارَّنِي الثَّانِيَةَ قَالَ يَا فَاطِمَةُ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ؟} [1]

''میرا جو حق آپ پر ہے' اس کا واسطہ دیتی ہوں کہ آپ مجھے وہ بات بتا دیں' انہوں نے مجھے بتایا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پہلی سرگوشی کی تھی تو فرمایا تھا کہ ''جبریل علیہ السلام مجھ سے سال میں ایک مرتبہ قرآن کا دور کیا کرتے تھے' لیکن اس سال انہوں نے مجھ سے دو مرتبہ دور کیا اور میرا خیال ہے کہ میری وفات کا وقت

---

[1] بخاری کتاب الاستئذان باب من ناجی بین یدی الناس ومن لم یخبر بسر صاحبہ، رقم: 6285

ادارہ کی دیگر مطبوعات
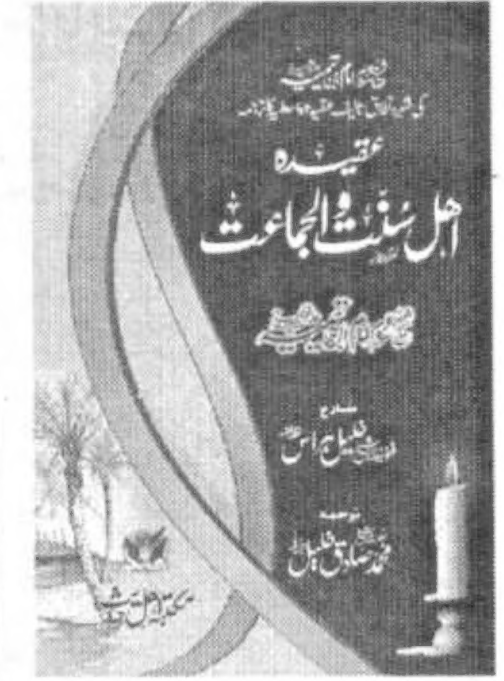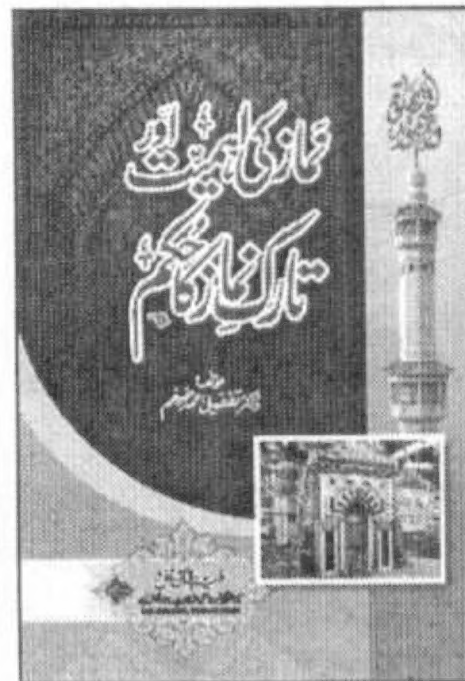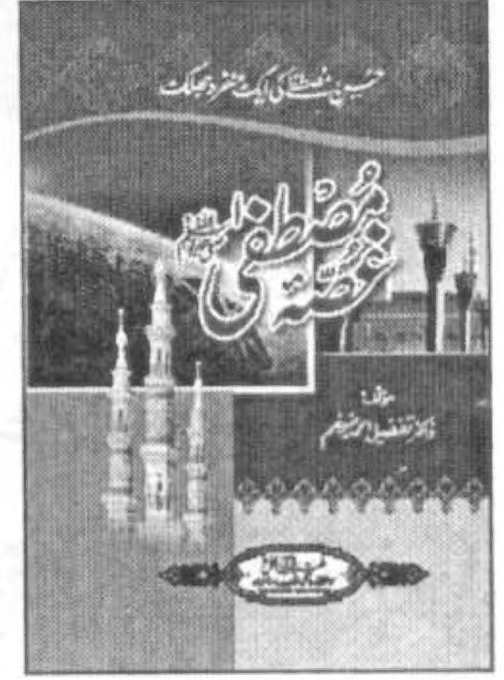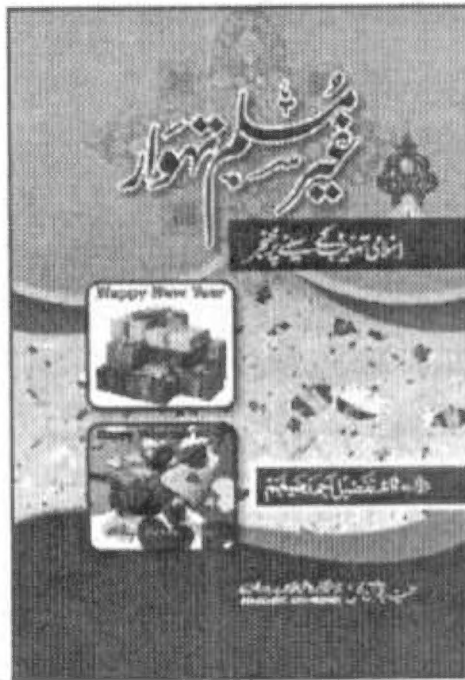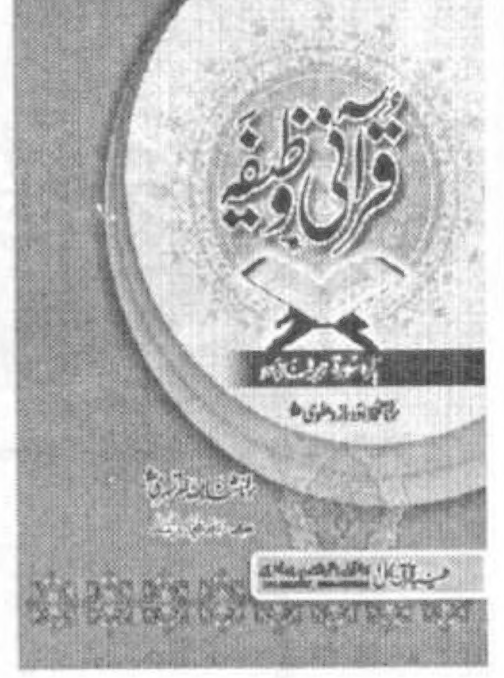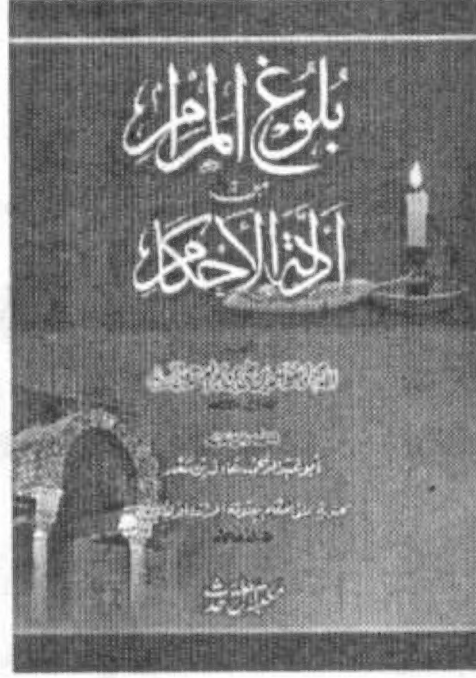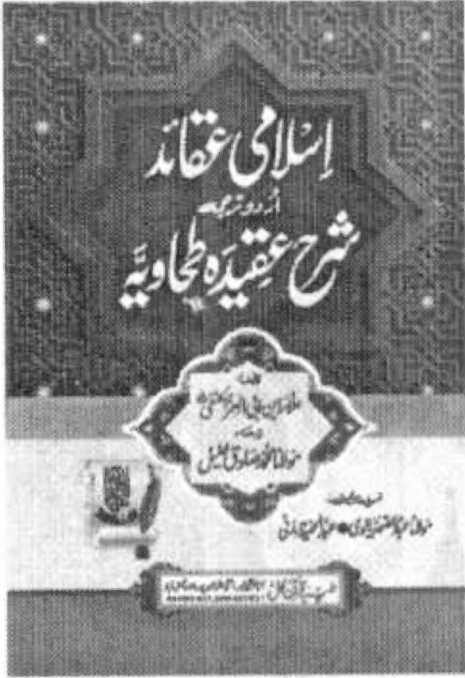
طیبہ قرآن محل
مکہ سنٹر گلی نمبر 5 منشی محلہ امین پور بازار فیصل آباد
041-2624007, 2629292
0300-6628021, 0333-6574758